



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 24 نومبر 2005ء بمطابق 21 شوال 1426ھ بروز جمعرات

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۱	وقفہ سوالات۔	۲
۲۸	رخصت کی درخواستیں۔	۳
۸۱	مشترکہ قرارداد نمبر 164 منجانب سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔	۴
۸۲	قرارداد نمبر 165 منجانب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	۵
۸۲	قرارداد نمبر 166 منجانب رحمت علی بلوچ۔	۶
۸۳	مشترکہ قرارداد نمبر 167 منجانب جان محمد بلیدی۔	۷

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا اجلاس مورخہ 24 نومبر 2005 بروز جمعرات بوقت گیارہ بجکر بیس منٹ پر زیر صدارت میر محمد اسلم بھوتانی ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اسلام علیکم!

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

(مولوی عبدالملک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

ترجمہ:- جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو دیکھے لوگوں کو داخل ہوتے دین میں غول کے غول تو پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اس سے بیشک وہ معاف کر نیوالا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔  
وقفہ سوالات

سر دارمحمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر Point of order

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی سر دارمحمد اعظم موسیٰ خیل on Point of order

سر دارمحمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر thank Yuo یہ ہماری اسمبلی کے جو ملازمین ہیں

کہتے ہیں کہ چراغ تلے اندھیرا جناب ان کا مسئلہ ہے فلور پر وعدے وحید کیے جاتے ہیں۔ رمضان کے مہینے میں تسلیاں دی جاتی ہیں وعدے کرنے کے باوجود اسمبلی کا مسئلہ جوں کا توں ہے۔ آپ کے توسط سے میری یہ استدعا ہے منسٹر فنانس سے منسٹر منسٹر سے ان کا مسئلہ حل کیا جائے جناب اسپیکر صاحب یہ بھی ہمارے لوگ ہے اسی صوبے سے ان کا تعلق ہے اور بلوچستان اسمبلی کے ملازمین ہیں۔ جو کہ ہماری خدمت کر رہے ہیں۔ جب P&D کے ملازمین کو یہ الاؤنس مل جاتا ہے تو اسمبلی کے ملازمین نے کیا گناہ کیا ہے ان کو بھی ملنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس بارے میں پہلے بات ہوئی تھی اور وزیر پارلیمانی امور نے یقین دہانی کرائی تھی لیکن غالباً فنانس منسٹر اسلام آباد میں میٹنگ میں ہے۔

میر شہیر احمد بادیٹی۔ جناب اسپیکر اسمبلی کے ملازمین کے لئے دو تنخواہیں مع بونس کے ساتھ اعلان کیا تھا لیکن اسکو صرف ایک بیسک دیا جا رہا ہے سر حالانکہ P&D اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو دو تنخواہ مع دوسرے الاؤنس کے دی گئی ہیں۔ جبکہ منسٹر فنانس صاحب نے ایوان میں وعدہ کیا کہ اسمبلی ملازمین کو بھی جتنا فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جتنا پی این ڈی کو دیا گیا اسمبلی ملازمین کو بھی ان کے طرز پر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ جناب اسپیکر جیسا کہ ہم نے اس دن بھی یہی کہا تھا۔ اس سے پہلے یہ ہڑتال کریں یا کالی پٹیاں باندھیں ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ ہمارے بلوچستان اسمبلی کے ملازمین ہیں ہمارے لیے کام کرتے ہیں دن رات محنت کرتے ہیں۔ تو ہم نہیں چاہتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں پر کالی پٹیاں باندھی ہو تو اس دن آپ لوگوں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ لیکن وعدہ خلافی کی گئی P&D اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو الاؤنس کے ساتھ دو مکمل تنخواہیں مل چکی ہیں لیکن انھیں نہیں دیا گیا جناب اسپیکر صاحب آپ کی اور اس مقدس ایوان کے توسط سے میں Request کرتی ہوں کہ انھیں ان کا حق دیا جائے جو اس مقدس ایوان میں اعلان کیا گیا اگر انھیں P&D اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے طرز پر بونس نہیں دیا گیا تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ عبدالرحمان جمالی صاحب مجھے یاد پڑھتا ہے کہ آپ نے کچھ وعدہ کیا تھا۔ میر عبدالرحمان خان جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر صاحب وہ وعدہ ہی کیا جو وفاندہ ہو سکے بہر حال میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ فنانس منسٹر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور انہوں نے کہا ہے ہم ان کو ایک بیسک پے دیں گے مجھے اس چیز کا علم نہیں ہے کہ انہوں نے کیا وعدہ کیا تھا یا کیا اسٹیٹ منٹ دی تھی اگر دو کا وعدہ کیا ہے تو دو دینا چاہیے جیسے کہ دوسرے ڈیپارٹمنٹس کو ملا ہے۔ میں بھی سفارش کروں گا کہ اگر پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ یا فنانس ڈیپارٹمنٹ کو دو بونس ملے ہیں یہاں کے اسٹاف Staff کو بھی اسی طرز پر ملنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر خزانہ صاحب کو آنے دیں ان کا موقف سن کر پھر اس بارے میں بات کریں گے

جی جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب ہر چیز اپنی جگہ فلور آف دی ہاؤس میں اگر کوئی بات کہی جائے تو وہ آپ سمجھیں جیسے ہمارے بلوچستان کی روایات کے مطابق جرگے میں بیان دے رہا ہے اس میں نے اس بات کا حوالہ دے دیا میرے خیال میں اور بات کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی یہ اس کی اسٹیٹ منٹ ہے جس دن اس نے اعلان کیا تھا میں آپ کو دے رہا ہوں اور اس کو پراپرٹی آف ہاؤس بنانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے جان صاحب جی امبروز صاحب۔

امبروز جان فرانسس (وزیر اقلیتی امور) جناب اسپیکر صاحب 29 جون 2005 کو اسمبلی اجلاس کی کارروائی میں وزیر خزانہ خود کہہ رہے ہیں میں آپ کو وہ ڈیپٹ پڑھ کر سنا تا ہوں کہ ٹھیک ہے میں اسمبلی ملازمین کو بھی P&D فنڈس ڈیپارٹمنٹ کے طرز پر دیں گے اور اسپیکر صاحب نے کہا بہت شکر یہ شاہ صاحب سر میں اس میں ایک چیز اور کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح کے اسمبلی اسٹاف اور پی اینڈ ڈی فنڈس والے بجٹ میں اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن Law ڈیپارٹمنٹ ہے وہ بھی اس اسمبلی کے کاموں میں اور بجٹ میں بہتر خدمات انجام دیتے ہیں آج تک ان کا کبھی ذکر نہیں آیا ہے کہ Law ڈیپارٹمنٹ والے بھی اس کا حقدار ہیں بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جان جمالی صاحب نے مجھے جو اسٹیٹ منٹ دی ہے میں اس کو دیکھ لوں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر خزانہ نے دو پوائنٹس دینے کا اعلان کیا تھا اور وزیر خزانہ کو اپنے اعلان پر عمل درآمد کرنا چاہئے کیونکہ انہوں نے اسمبلی کے فلور پر یہ اعلان کیا ہے۔ اور اسے اپنے وعدے کو پورا کرنا چاہیے۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر بنیادی طور پر اس فلور میں کئی مرتبہ اپنے حلقے میں انتظامیہ سے شکایات کرا چکا ہوں اور اس میں انتظامیہ اتنی بددیانتی جانبداری سے ہماری خلاف کارروائیاں کرتی ہے جس کا کوئی انتہا نہیں جناب اسپیکر گزشتہ دنوں انہوں نے ایک طالب علم جس کا نام عبدالوہاب ہے اور ایف اے کا طالب علم ہے اور انکے والد کا نام حاجی شیر جان ہے کو گرفتار کیا تھا اور گرفتار ہونے کے بعد

تھانے میں اس پر تشدد کیا گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس پر آپ ایک Proper تحریک لائیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر اس پر تشدد ہوا ہے اور تشدد کے بعد اس کو Hospital میں ایڈمٹ کروایا گیا ہے میڈیکل سرٹیفیکٹ میرے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ دیکھیں زیارتوال صاحب آپ جو چیز بھی پیش کرنا چاہتے ہیں اسے آپ Proper طریقے سے Move کریں according to the rule۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ ٹھیک ہے جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Thank You اب جناب شفیق احمد خان صاحب اپنا سوال پکاریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر Point of order کچھ دل صاحب، شفیق صاحب، نواب اسلم ریسانی صاحب اور ہمارے میر جعفر خان گنگوٹی صاحب شاید ہائی کورٹ میں کوئی ایمر جنسی ہوئی ہے۔ وہاں گئے ہوئے ہیں۔ تو اگر آپ اس کو 15 منٹ کے بعد پکاریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر منصوبہ بندی سے پوچھتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سنیئر وزیر) جناب اسپیکر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مہربانی مولانا صاحب جناب رحمت بلوچ صاحب وہ بھی نہیں ہیں جناب عبدالحمید خان اچکزئی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر Question No 1029۔

1029 جناب عبدالحمید خان اچکزئی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2004-05 کے PSDP میں اکثر اسکیمات کے لئے مختص رقم نئی اسکیمات کے لئے جاری کر دی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو PSDP میں منظور شدہ اسکیمات نکال کر ان کی جگہ نئی اسکیمات کے لئے رقم جاری کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

## جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر منصوبہ بندی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر جواب میں نے ٹیبل کیا ہے لیکن اس سلسلے میں معزز رکن کے بات میں بھی وزن ہے۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو یہ جو سارے سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں۔ یا یہ معاملہ ہے کیونکہ یہاں اور بھی سوالات آئیں گے اور پھر وہاں سے معزز رکن کہتے ہیں کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے تو اس سلسلے میں اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں ساری تفصیل آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی آپ بولیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) مہربانی جناب اسپیکر مجھے جب پچھلی دفعہ دکھ پہنچا اور جو معزز اراکین میرے اوپر سوال کیے گئے تھے اور یہاں اسمبلی سے مجھے یہ زحمت اٹھانی پڑی کہ اس کو میں نے منت سماجت کرتے رہے کہ آپ ہمیں موقع دے دیں اور آئندہ سیشن میں ہم اس کو لائیں گے یہ میں نے کہا تھا جناب اسپیکر آپ کے 24 تاریخ کے سیشن میں بھی پھر وہی صورت حال ہے جواب موصول نہیں ہوا ہے معزز رکن کی بات بالکل صحیح ہے جناب اسپیکر میں ایک عرض ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس اثرے میں ایک روایات رہی ہے کہ عدالتیں ایسے ہیں کہ اس میں کوئی بات نہیں کر سکتے اور دوسرے ہمارے اسمبلی اس طرح ہے کہ اس میں کوئی بات نہیں کر سکتے تو جناب اسپیکر رات کو جب میں پہنچا اس سلسلے میں کیونکہ اس فلور پر میں نے وعدہ کیا ہوا تھا جب میں پہنچا تو یہ کاپی میرے سامنے آئی کیونکہ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے اسمبلی کے حالات اتنے بگڑ گئے کھل دو بجے مجھے یہاں سے یہ کاپی ملی ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے میرا اپنا دفتر اپنا اسٹاف میں سب کو کہیں دیا کہ یہ قصور میرے ڈیپارٹمنٹ کا ہے جناب اسپیکر میں نے ساری اسٹیٹ منٹ نکالی ہے اور یہ اس طرح کے سوالات ہے پہلے سیشن میں بھی اس کے جوابات آئیں تھے اور کچھ اس طرح کے سوالات ہے کچھ ہمارے معزز اراکین کہتے ہیں۔ کہ 2004 والے دو میرے دفتر سے 24.9.2009 میں ان کے سوال یہاں اسمبلی میں پہنچا ہے آخری

سوال کے بغیر سب کا جواب اسمبلی پہنچا ہے لیکن یہاں اس طرح حالات ہوئے ہیں۔ کہ یہاں پیپر پر چار گھنٹے میں منسٹروں کو پہنچاتے ہے اور کہتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے تو جناب اسپیکر اس حالت میں میں تو کچھ اور بھی کہتا ہوں کہ ہر معزز رکن اسمبلی کے ملازمین کے لئے بونس کی بات کرتا ہے میں تو آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں ان کی یہ تنخواہ بھی بند کی جائے کوئی بھی ان کو بونس نہیں ملے ایک تنخواہ بھی ان کو نہیں ملنا چاہیے اور اس کا تنخواہ بند کر دیا جائے۔ جناب اسپیکر یہ تحقیقات میرے پاس اسٹیٹ منٹ میں موجود ہے میں اگر اس معاملے میں میرے محکمے یا میرے اسٹاف کا قصور ہے تو میں کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوں جناب اسپیکر اگر اسمبلی ملازمین اس طرح کرتے ہیں تو دوسرے منسٹروں کے پاس بھی یہی ہوتا ہے جب منسٹر بیچارہ آجاتا ہے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے وہ حیران ہو جاتا ہے۔ جناب اسپیکر اس کا کل رات تحقیق نہیں کرتا تھا میں نے سیکرٹری صاحب کو فون کیا پھر اسمبلی والوں نے میرے اسٹاف کو کہا کہ اپنے دفتر میں ٹائپ کر کے لائیں پھر ہمارے اسٹاف نے وہ ٹائپ کر کے فوٹو اسٹیٹ کر کے میرے سامنے رکھ دیا میں نے ٹیبل کر دیا صرف اور صرف اس شرمندگی سے بچانے کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے استحقاق ہے جناب اسپیکر اسمبلی کے ملازمین نے میرے اور اس باؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے معزز اراکین بار بار کہتے ہیں کہ جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں جناب اسپیکر آج یہی پر فیصلہ کر لیں کہ ابھی سے میں تمام معزز حزب اختلاف کے دوستوں سے میں یہ کہوں گا کہ آئندہ کے لیے اسمبلی کے بجائے میرے دفتر میں آپ لوگ سوالات پہنچادیں میں آپ کے گھر میں جوابات پہنچاؤں گا اسمبلی میں سوالات دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسمبلی کے ملازمین اپنی تنخواہ یا بونس جس سے لیٹا چاہتا ہے وہ لے لیں میں حزب اختلاف کے ہر معزز رکن کے گھر پر اس کے سوال کا جواب پہنچا دوں گا تو اس سلسلے میں میں مجید خان صاحب کی اس بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ میں نے رات 12 بجے اپنے دفتر سے فوٹو اسٹیٹ کر کے اور میرے اسٹاف نے ادھر ٹیبل کیا ہوا ہے اور اب یہ جواب ہے جس کا میں دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مولانا صاحب اسمبلی کے بارے میں صبح میں نے پتہ کیا ہے ہماری اسمبلی کی جو بھی انتظامیہ ہے یا جو بھی اہلکار ہے جو ان سے Question ڈیل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ کل 2 بجے

آپ کے دفتر سے ان کو سوالات پہنچے ہیں وہ پہلے ڈسپوز آف ہوئے چکے ہیں۔ اس کے بعد کل جو سوالات آپ کی طرف سے آئے وہ چونکہ پرنٹ میں دودن لگتے ہیں **Distribution** کرنی ہوتی ہے تقسیم کرنی ہوتی ہے اس میں وقت لگتا ہے تو اس میں اگر اسمبلی ملازمین کی یا پی اینڈ ڈی ملازمین کی کوتاہی ہے تو اس مسئلے پر اجلاس کے بعد بات کرتے ہیں تاکہ آئندہ اس طرح کی پریشانی کسی کے لیے نہ ہو۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر میں آپ سے انصاف چاہتا ہوں میں کسی کے خلاف نہیں ہوں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اور اسمبلی کے ملازمین نے مجھ سے زیادتی کی ہے۔ ٹھیک ہے اسپیکر مجھ سے محترم ہے لیکن یہ ملازمین آپ نے اتنا برا ایشاف رکھا ہے یہ کوئی بھی کام نہیں کرتا ہے۔ بیشک اسمبلی کا استحقاق ہے لیکن میرا بھی استحقاق ہے اور حزب اختلاف کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر صاحب آپ قابل احترام ہیں اجلاس کے بعد آپ کے ساتھ بیٹھیں گے محکمہ اور اسمبلی کے ملازمین۔ جس سے بھی کوتاہی ہوئی ہے اس کو سزا ہوگی۔ جی۔

-Minister for parliamentary affairs

میر عبدالرحمان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر ایک سادہ طریقہ ہے اس میں آپ سب سے گزارش کرونگا کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں بھی سوالات آتے ہیں تقریباً اجلاس سے 15 دن پہلے سوالات ڈیپارٹمنٹ کے پاس پہنچتے ہیں میں موصوف وزیر صاحب سے بھی اور اپنے بھائی اپوزیشن والوں سے بھی گزارش کرونگا کہ وہ ٹائم پر **Question** بھیجا کریں کیونکہ جو میری اپنی کارکردگی ہے کہ جب **Question** ڈیپارٹمنٹ میں جس دن پہنچتا ہے تو اس کو منسٹر کے سامنے پیش کیا جاتا ہے منظوری کے لیے ہم اس کا کیا جواب دیں آپ لکھ دیتے ہیں کہ اس کا فلسفہ جواب دیا جائے سوال 15 دن پہلے ڈیپارٹمنٹ میں پہنچنا چاہیے یہ ایک سسٹم ہے یہاں کا نیشنل اسمبلی کا اور سینٹ کا بھی تو میں موصوف وزیر صاحب سے گزارش کرونگا کہ وہ اس میں ناراض نہ ہوا اگر کسی سے کوتاہی ہوئی ہے کیونکہ میرے لحاظ سے یہ ایک سسٹم ہے اور چل رہا ہے اگر کسی کو ذاتی طور پر یا کسی وزیر کے خلاف ایسے کیا جاتا ہے وہ بھی نامناسب ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ میں نے کہا کہ اس کو اجلاس کے بعد دیکھیں گے جی منسٹر بلدیات۔

حافظ حسین احمد شرووی۔ (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ سرکاری ملازمین جس محکمے میں ہوں اگر انہوں نے اچھی کارکردگی دکھائی ہے تو سب انعام کے حقدار ہیں صرف پی اینڈ ڈی کے صرف خزانے کے صرف اسمبلی کے نہیں یہ امتیازی حیثیت میرے خیال میں انصاف نہیں ہے اگر آپ کرتے ہیں تو سب کے لیے کر دیں سب اس کے حقدار ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی عبد المجید خان اچکزئی صاحب۔

عبد المجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر میں ایک وضاحت کر دوں محترم وزیر صاحب نے کہا کہ مجھے کل رات کو پتہ چلا 12 تاریخ سے سیشن چل رہا ہے اس میں آپ نے مختلف دن رکھے ہوئے ہیں تو ہمارے وزیر صاحب نے ایک دن بھی گوارہ نہیں کیا اور مولانا صاحب نے اپنے محکمے سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ 24 تاریخ کو میرے محکمے کے بارے میں Question ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید خان آپ کو تو جواب مل گیا۔

عبد المجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر اس میں اسمبلی ملازمین کا کوئی قصور نہیں ہے پی اینڈ ڈی کے حوالے سے میرے سوال کو 6 مہینے ہوئے ہیں جس کا جواب ابھی تک مجھے ٹیبل نہیں ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر پی اینڈ ڈی۔

مولانا عبدالواحد (سینئر وزیر) جناب والا مجید خان صاحب کی بات درست ہے میں نے جس دن ادھر وعدہ کیا اس دن وہاں جا کر معلومات کیں اور سارے جوابات اسمبلی تک پہنچانے کو کہا میرا یہ خیال تھا کہ یہ اسمبلی تک پہنچ گیا۔

عبد المجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب اسمبلی ملازمین کا کوئی اس میں قصور نہیں ہے یہ اپنا غلطی کو چھپانے کے لیے اسمبلی ملازمین کو درمیان میں Involve کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالواحد (سینئر وزیر) اچکزئی بہر حال آپ مانیں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اچکزئی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

عبد المجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر ہم یہاں تشریف رکھنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم اپنے علاقے کے

مسائل حل کرنے کے لیے یہاں پر آئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ تشریف رکھیں تشریف رکھیں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) مجھے کل اس وجہ سے پتا چلا کہ یہ اسمبلی کی کاپی کل دو بجے میری میبل پر پہنچی تو مجھے پتہ نہیں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ مولانا صاحب اس کو بعد میں دیکھیں گے۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ **Sir with due respect.** جناب اسپیکر مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ میرے گھر پر Question دے دیں آپ کے گھر پر جواب دوں گا۔ ہم ممبر ہیں یہ پارلیمنٹ ہے اس میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں اس کو جواب دینا چاہئے ٹھیک جو کچھ مولانا صاحب کہہ رہے ہیں آپ ایک دن اسمبلی کا بڑھا دیں پی اینڈ ڈی کے لئے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ 1029 کا جواب آپ کے پاس ہے۔ جی۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ سرائیک گھنٹہ پہلے مجھے اس کا جواب ملا ہے۔ میں ایک گھنٹے میں ایک سال کی کارکردگی کیسے بیان کر سکتا ہوں آپ مجھے بتائیں کہ 2004.05 میں سارے صوبے کا بجٹ پی اینڈ ڈی پاس کروانا ہے اس میں گڑ بڑ ہے۔ اس میں تماشے ہیں آپ یہ مجھے بتائیں کہ اس کا جواب یہاں 15 منٹ پہلے ملا ہے۔ اور میں نے کیا پوچھا ہے۔ اس نے کیا جواب دیا ہے میری اس میں سپلیمنٹری کیا بنتی ہے اگر مجھے دو دن پہلے ملتا تو ہم اپنی پوری تیاری کے ساتھ آجاتے تو آپ سے یہ میرے Request ہے کہ 27 تاریخ کو اجلاس ختم ہو رہا ہے آپ 27 کے بعد پی اینڈ ڈی کے لئے کوئی دوسرا دن رکھ لیں میرے خیال میں میرے سارے معزز ممبران اس سے اتفاق کریں گے پی اینڈ ڈی ڈی پارٹمنٹ ہمارے سارے صوبے کو چلا رہا ہے ہم بتا سکتے ہیں اس فلور پر کہ اس میں کیا کیا ہوا ہے ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے صوبے کے ساتھ کیا ہوا ہے ہم نے یہ پوچھا ہے۔ کہ 2004.05 کے پی ایس ڈی کی اکثر اسکیمات کے لیے مختص رقم نئی اسکیمات کے لئے جاری کی گئی ہے۔ آپ اس کا جواب پڑھ لیں اس میں میں ابھی کیا سپلیمنٹری کر سکتا ہوں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیا رتوال اینڈ ووکیٹ۔ جناب اسپیکر منسٹر صاحب موجود ہیں یہ جو مجید خان کا

ہے اس میں ہارا ضمنی Question یہ ہے کہ اور ہم آپ کے سامنے ثابت کریں جب بھی آپ ہمیں  
ٹائم دے دیں میں پی ایس ڈی پی کو اٹھا کر لارہا تھا چونکہ جوابات نہیں تھے میں نے چھوڑ دیا پی ایس ڈی

پی بھی 2004.05 ساتھ ہو Revise PSDP 2004-05 اور PSDP Revise

PSDP تو اس میں یہ تھا کہ پیسے ہمیں کم ملے تھے PSDP کے سائز کو گھٹایا تھا لیکن اس میں ہماری  
اسکیمات کو نکال کر کے اور نئی اسکیمات کو ڈال دیا گیا ہے ہم فلور پر ثابت کریں گے مولانا صاحب کے  
سامنے کہ آپ نے نئی اسکیمات دی ہیں Revise ہوئیں جب کہ آپ کو یہ نہیں دینی چاہیے تھیں سائز  
آپ کم کر رہے تھے تو سائز کم کرتے کرتے ہماری اسکیمات نکل گئیں لیکن نئی نہیں ہونی چاہئے تھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی منسٹر صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر اس قسم کی کوئی بھی اسکیم نہیں ہے کہ پچھلے سال کے PSDP  
میں ہو اور On going اسکیم ہو کہ ہم نے نکال دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید خان صاحب 1029 کا جواب آگیا ہے۔ Please۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب جواب کیسے آگیا ہے آپ آج Assembly Chair کر رہے  
ہیں آپ بتائیں کہ میرا Question ہے کہ 2004.05 میں کتنی اسکیمات کے لئے کتنے پیسے  
جاری ہوئے تھے کتنی رقم رکھی گئی ہیں آپ بتائے کہ 15 منٹ میں 12 ارب روپے کی سپلیمنٹری تیار  
کروں آپ اپنی اسمبلی کے ریکارڈ سے نکال لیں جناب میں نے پوچھا ہے کہ 2004.05 کی جاری  
اسکیمات کتنی تھیں اور ان کے لیے کتنے پیسے جاری ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ کا یہ Question ہے۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب آپ مطمئن ہیں اس سے آپ مجھے بتادیں میں بیٹھ جاتا  
ہوں اگر آپ میری جگہ پر بیٹھے ہوتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر پی اینڈ ڈی آپ اس طرح کریں جو سوالات موصول نہیں ہوئے ہیں۔ تو تھوڑی  
غلط فہمی ہوئی ہے اسمبلی اور محکمہ پی اینڈ ڈی میں تو ان کو ہم اگلے سیشن کے لیے ڈیفز کرتے ہیں جی وزیر



پھر آپ جتنے Point Of Order کریں پھر آپ کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ بلیڈی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میرجان محمد بلیڈی۔ جناب اسپیکر آپ میری بات تو سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں آپ تشریف رکھیں۔ جی شفیق صاحب آپ اپنا Question No پکاریں

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر Question No 770۔

میرجان محمد بلیڈی۔ جناب اسپیکر آپ میری بات صرف ایک منٹ سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی آپ بولیں مختصر۔

میرجان محمد بلیڈی۔ جناب اسپیکر میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اس وقت چکولہ علی، نواب اسلم خان

ریسانی، اختر لاگو ہم سب ہائی کورٹ میں تھے ہم کس کے لیے گئے تھے یہ باتیں میں آپ کو بتانا چاہتا

ہوں اور وہ نہیں آرہے ہیں۔ اس وقت ان کی میٹنگ چیف جسٹس سے چل رہی ہے تو ان کے سوالات

بھی ہیں میں آپ کو صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں آپ کو اتنی جلدی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ شفیق صاحب نے اپنا سوال نمبر پکارا ہے اب فیسٹریٹی اینڈ ڈی آپ جواب دیں۔

770 جناب شفیق احمد خان

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے روڈ سیکٹر میں کچھ ایسے پروجیکٹس ہیں جس کیلئے 04-2003 میں فنڈز

مختص کئے گئے اور اب رواں سال 05-2004 میں یہ منصوبے منسوخ کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جرد (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منصوبوں کی منسوخی کی وجہ کیا ہے۔ آیا گذشتہ

سال 04-2003 کے دوران خرچ کئے جانے والے فنڈز ضائع نہیں ہوئے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جہاں تک روڈ سیکٹر کے منصوبوں کا تعلق ہے کوئی ایسا منصوبہ نہیں جو مکمل نہ ہوا ہو اور پی ایس ڈی پی

05-2004 میں شامل نہ ہوا ہو۔ اگر محترم ممبر کے پاس کسی خاص اسکیم کے بارے میں خدشات ہیں تو

بتایا جائے تو ممکن ہوگا کہ اس بارے میں تفصیلاً جواب دیا جاسکے۔



مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر و جوہات تو ظاہر بات ہے کہ وہاں کے علاقے کے مکینوں کی ضروریات کو دیکھا جاتا ہے اور وہاں جب یہ روڈ ریوائز ہوا بڑھانے کے لئے کیونکہ مزید لوگوں کی سہولت اور ضروریات پورا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ وجوہات یہ تھیں اس لئے ہم نے اس اسکیم کو بڑھا دیا۔ اور اسکیم پر کام جاری ہے اور اس کے لئے کوئی اور وجوہات نہیں ہیں اس کو علاقے کے عوام کے لئے بڑھایا ہے ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اور ان کو ضروریات زندگی مہیا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Ok عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر وزیر موصوف صاحب سے سوال یہ ہے کہ اگر آپ اس کو صحیح طریقے سے پڑھ لیں گے۔ الف جزو جو پوچھا ہے۔

کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ڈی پی 03-2002 سیریل نمبر 983 اور اس کے ساتھ انہوں نے لکھا ہے کان مہتر زئی روڈ ہے پانچ ملین روپے اور سال 04-2003 سیریل نمبر 4.9 ملین اور پھر انہوں نے سوال جو کیا ہے اور سیریل نمبر وہی ہے۔ 4.9 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ ان سالوں میں اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے۔ تو سال 25-2004-03-2002 کے دوران جاری کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے تو جواب میں ہے جناب مالی سال 03-2002 کے دوران کان مہتر زئی روڈ کے لئے 4.990 ملین روپے ریلیز کئے گئے جبکہ مالی سال 05-2004 میں بیس ملین روپے رکھے گئے ہیں چونکہ اسکیم علاقے کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے روایز ہوئی ہے سال مکمل ہو گیا ہے اور اس میں 03-2002 کے پیسے جو وہاں انہوں نے ظاہر کئے ہیں اس کا ذکر ہی نہیں ہے۔ 05-2004 مکمل ہو گیا ہے اور ابھی مالی سال 06-2005 چل رہا اور یہاں وہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے یہاں ریلیز کرنے ہیں۔ تو یہاں پر یہ جواب بہت مبہم ہے اور آگے جب آپ بجزو کا جواب پڑھیں گے اب تک کوئی رقم ریلیز نہیں کی گئی ہے۔ جناب آپ اس کو پڑھ رہے ہیں ناں۔ اسکیم سے فوائد اس وقت حاصل ہونگے جب یہ آخری مقام اور آس پاس کی تمام آبادی کو کور کرے اس کے لئے تفصیلی سروے اور فیڈ بیک کی ضرورت ہے۔ جبکہ یہ تین سال پہلے 03-2002 کی اسکیم ہے اور اس وقت سے یہ چل رہی ہے۔ اور جزو ب میں یہ کہہ رہا ہے کہ پیسے ہم نے کوئی ریلیز نہیں کئے اور فیڈ بیک

اور اس پر کام ہو رہا ہے۔ کام کر رہے ہیں۔ تو یہ کیسا جواب ہے جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب مولانا صاحب نے آپ کی سپلیمنٹری سٹی ہے اس کا بڑا واضح جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے کہ ان سالوں میں پیسے ریلیز ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ 2002-03 کا اس میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وہ بتا رہے ہیں اور اب کلیر بتایا ہے کہ پیسے ریلیز ہو چکے ہیں۔ اور تیسری بار شاید ابھی ریلیز نہیں ہوا ہے۔ اور جہاں تک انہوں نے Extention کا پوچھا تھا شفیق صاحب نے اس کا واضح جواب وزیر صاحب نے دے دیا ہے۔ بڑا واضح جواب ہے کوئی سپلیمنٹری نہیں بنتی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ آپ سنیں تو صحیح میں ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ چھ سال گزر گئے ہیں جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس پر تو بہت واضح جواب دیا ہے۔ چیئر وہ سپلیمنٹری allow کرے گی جس میں کوئی information required ہو۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب وہ پوچھ رہا ہے کہ اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو 2002-03-2003-04-2004-05 کے دوران جاری کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر صاحب ضمنی بنتی نہیں ہے اگر آپ جواب دینا چاہیں وزیر صاحب پھر بھی اگر جواب دینا چاہیں تو۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر آپ نے بھی ان کو کہہ دیا ہے کہ جواب واضح اور ان کی جو رویشن ہے۔ یا جو اس کی تفصیل ہے صحیح ہے اس کی کارروائی مکمل ہونی ہے سال 2003-2004 اور 2004-05 کے لئے جو فنڈز رکھے ہوئے تھے وہ تو ہم نے ریلیز کر دیئے ابھی جو اس سال کے ہم نے روائز کرنا ہے تو اس کے لئے کارروائی جب پوری ہو جائے تو اس لئے ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جواب واضح ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ 2002-03 کے پیسوں کا تو یہاں کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ انہوں نے تو بتایا ہے۔ آپ جواب تو پڑھ لیں انہوں نے لکھا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں نے پڑھا ہے۔ اس میں 2003-04 سے ذکر کر رہا ہے  
 جناب 2002-03 کی بات کریں آپ۔ آپ اس میں کیوں نہیں آرہے ہیں اور ب کے جواب میں  
 کہہ رہا ہے کہ کوئی پیسہ ریلیز نہیں کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے آپ پڑھ لیں تو صحیح میں ایسے نہیں بول رہا ہوں  
 2002-03 کے جناب پیسے انہوں نے کتنے ریلیز کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب اس میں جواب ہے تو بہت کلیئر اس میں کیا سپلیمنٹری allow  
 کریں it is very clear think let us to move an othder  
 question .let us move to other question

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میرا دماغ خراب نہیں ہوا ہے آپ لوگ صبح بادام کھایا کریں  
 2002-03 میں کتنے پیسے ریلیز کئے ہیں۔ یہ میرا سوال ہے وزیر موصوف صاحب سے پی ایس ڈی پی  
 کا سوال ہے اور پی ایس ڈی پی کے حوالے سے انہوں نے لکھا ہے کہ 2002-03 سیرل نمبر آپ  
 کو دیا ہے آپ چاہتے ہیں تو پی ایس ڈی پی نکال کر وہ آپ کو بتادیں گے 2002-03 میں کتنے پیسے  
 ریلیز ہوئے 2003-04 کا انہوں نے دیا ہے 2004-05 کا کہہ رہا ہے کہ ہم ریلیز کر رہے ہیں۔  
 جبکہ سال گزر گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر صاحب آپ ان کو 2002-03 کا بعد میں ان کو چیک کر کے بتادیں۔

مولانا عبدالواسع (سنیئر وزیر) جناب اسپیکر اگر رحیم زیارتوال غور سے پڑھیں تو یہ ہے جزوب۔ اب  
 تک کوئی رقم ریلیز نہیں کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو 2002-03 کا یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کے  
 معاشی فوائد حاصل کرنے کے لئے فیڈرٹیلٹی وغیرہ آخری مراحل میں ہے اس کے لئے فنڈز ریلیز نہیں  
 ہو چکے ہیں۔ 2002-03-24 کا مکمل ہو گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی شفیق احمد صاحب۔

شفیق احمد خان۔ جناب مولانا صاحب سے وضاحت صرف یہ طلب کرنی ہے کہ 2004 کا تو انہوں  
 نے بتایا کہ پانچ لاکھ ریلیز ہو گیا۔ لیکن 2002 کا نہیں بتا رہے ہیں کہ کتنا ریلیز ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر صاحب آپ چیک کر کے ان کی تسلی کر وادیں۔ جی اب آپ اگلا سوال

پکاریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی آپ اگلا سوال پکاریں

شفیق احمد خان۔ جناب سوال نمبر 1088

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سوال نمبر 1088

☆ 1088 جناب شفیق احمد خان

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ واسا میں 2003 تا حال گریڈ 1 تا گریڈ 17 کے کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔ تعینات کردہ

ملازمین کے نام، ولدیت مع جائے سکونت تعلیمی کوائف، لوکل رڈ و مسائل نیز کیا مذکورہ تعیناتی اخباری

اشتہار کے عمل میں لائی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

مولانا عبد الواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جواب اسکا موصول نہیں۔

مولانا عبد الواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) میں نے table کیا ہوا ہے۔ سوال table پر پڑا ہوا

ہے۔

شفیق احمد خان۔ کونسا والا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ 1088۔

شفیق احمد خان۔ آپ ruling دے دیں کہ next اجلاس کے لئے چلا گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ کا ہے table ہوا ہے۔

شفیق احمد خان۔ ٹھیک ہے sir۔

مولانا عبد الواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر یہ table پر ہے۔ جناب اسپیکر یہ تو

جواب واضح ہے۔ واسا کو مقامی حکومتوں کے نظام کے تحت ضلعی حکومت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور مذکورہ

ادارہ (واسا) کا۔۔۔۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ آپ نے شفیق صاحب آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے۔ table ہے تمام ممبروں کو۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) اور مذکورہ ادارہ (داسا) کا محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر ہے۔

لہذا محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کا مذکورہ سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جواب table کیا گیا ہے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب آپ تشریف رکھیں اپنی chair پر۔ نہیں شفیق صاحب اس کا جواب تو آچکا ہے آپ کے سامنے ہے۔

شفیق احمد خان۔ sir جواب تو موصول نہیں ہوا ہے یہاں ایجنڈا میں لکھا ہے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں تو print نہیں ہے۔ دیکھیں بات یہ ہے۔۔۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) یہ table ہو گیا ہے۔

شفیق احمد خان۔ table پر انہوں نے یہ کہا ہے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں تو جواب آپ کے سامنے آگیا ہے۔

شفیق احمد خان۔ میں یہی کہتا ہوں ناں سر۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ پہلے جن کا سوال ہے آپ اُن کو۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ مسٹر صاحب نے آپ کو کہہ دیا ان سوالات کے جوابات کو سنائیں 27 تاریخ کو کریں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ ruling کوئی نہیں آئی ہے۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) اپنے اس table شدہ سوال سے مطمئن نہیں کر سکے تو اس سے کیا۔۔۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ سوال آپ کے پاس آچکا ہے۔ جی آپ اس پر بولیں۔

شفیق احمد خان۔ اسی پر میری supplementary ہے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی۔

شفیق احمد خان۔ sir اب یہ سوال کا جواب۔۔۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ سوال۔۔۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) یہ تو ہر ممبر کا اپنا سوال ہے جناب اسپیکر۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ ruling میں کہا گیا تھا کہ ان کے جوابات سٹائیکس تاریخ کو دیئے جائیں گے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ نہیں۔ نہیں۔ کوئی ruling نہیں ہے اس طرح کی۔ نہیں ہے۔ نہیں نہیں۔

شفیق صاحب آپ پوچھیں اپنا 1088 پر کوئی supplementary آپ کے سامنے سوال ہے۔ شفیق احمد خان۔ امیں۔۔۔ (مداخلت)۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر منسٹر پارلیمانی امور نے آپ کو request کی کہ جتنے question یہاں table ہوئے ہیں جن کے جواب print ہو کے نہیں آئے تھے وہ سٹائیکس تاریخ کو ہیں جناب۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب نہیں جن کے جوابات آگئے ہیں وہ defer نہیں ہوں گے۔ جن کے موصول نہیں ہوئے ہیں وہ اگلے اجلاس کے لئے defer ہوں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں جوابات تو پہلے سے تھے جناب۔ جناب مجید خان کے سوال کا جواب بھی یہ ہے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ نہیں۔ تو جواب آ گیا۔۔۔ (مداخلت۔ شور) زیارتوال صاحب پلیز۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ پارلیمانی امور کے منسٹر نے آپ کو کہا کہ جتنے سوالات table ہو گئے ہیں۔ table کے معنی یہ ہیں کہ۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں یہ بات نہیں ہے۔ جی۔ جی۔ جی آپ۔ شفیق صاحب آپ supplementary کریں اس پر۔

شفیق احمد خان۔ میں۔۔۔ وہ سٹائیکس تاریخ میں اس کو کر دیں۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ نہیں ہے ناں کوئی ایسی ruling نہیں ہے آپ کریں ناں جی۔ (مداخلت۔ شور)

جان محمد بلیدی۔ جوابات تھے تو پہلے دے دیتے تاکہ ہمیں بروقت ملنے اور ہم تیاری کر لیتے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ شفیق صاحب - No Supplementary

شفیق احمد خان۔ اس پر آپ نے ruling نہیں دی ہوئی؟

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ -Any supplementary?

شفیق احمد خان۔ کیوں نہیں sir میرا سوال ہے میری supplementary بنتی ہے اس پر۔

بہت important سوال ہے sir انہیں کیونکہ انہوں نے پیسے لے کے بھرتیاں کی ہیں۔ واسع

صاحب کا دور تھا انہیں بھرتی ہوئی ہیں یہ ساری۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ منسٹر صاحب آپ ان کی supplementary سنیں۔ وزیر صاحب آپ

supplementary سنیں۔ جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب۔۔۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں جن کی supplementary ہے آپ کیا کر رہے ہیں زیارتوال صاحب

شفیق صاحب۔

شفیق احمد خان۔ اگر یہ نہیں آیا پھر آپ ذمہ دار ہیں میرے سوال کے؟ آپ اپنے سوال کے ذمہ دار ہیں

یہ اتنا important سوال ہے انہوں نے نوکریاں بیچی ہیں۔ sir ستائیس کورکھیں ناں اسکو sir

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جواب آ گیا ہے۔ آپ کے سامنے ہے۔

شفیق احمد خان۔ بس اس طرح ہے ناں sir۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جواب ہے ناں آپ کے سامنے۔

شفیق احمد خان۔ بس ٹھیک ہے sir۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ Question is disposed-of۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں ٹھیک ہے جی۔ disposed of۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب۔۔۔ (مداخلت۔ شور)

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جواب آپ کے سامنے ہے۔ جواب آ گیا ہے جی ok, it is disposed of

dispose of ہو گیا ہے۔ جی۔

جان محمد بلیدی۔ مولانا واسع صاحب بیٹھے ہیں اس اسمبلی میں۔۔

شفیق احمد خان۔ نہیں سٹائیکس کو رکھیں ناں جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں میں کیوں جب آپ۔۔۔ (مداخلت)

شفیق احمد خان۔ آپ نے مجید خان کے جواب دیئے ہیں sir۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں نہیں۔ جب ایک جواب آ گیا ہے آپ کے سامنے ہے۔ اگر آپ کے

پاس کوئی supplementary ہے آپ کیوں defer کر رہے ہیں why should we

- defer it?

شفیق احمد خان۔ میری ایک بات ہے sir آپ سے Request ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں کیوں defer کریں جب جواب آ گیا ہے۔

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر صاحب مجید خان کے سارے آپ نے جواب دیئے ہیں تو اس کو سٹائیکس

کو رکھا sir۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جن کے جوابات آ گئے ہیں کوئی defer نہیں ہوا ہے جن کے موصول نہیں ہوئے

ہیں۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب۔۔

جان محمد بلیدی۔ جناب آپ معاملات کو کیوں الجھا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں دیکھو clear ہے۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ دیکھیں زیارتوال صاحب ایک سوال پوچھا گیا ہے اسکا جواب ہے تمام معزز ممبروں

کی table پر جواب۔۔۔ (مداخلت۔ شور) نہیں نہیں۔ جن سوالوں کے جواب table

۔۔۔ (مداخلت) نہیں نہیں۔ اس طرح نہیں۔ نہیں نہیں۔ جن سوالوں کے جواب آ چکے ہیں وہ defer

نہیں ہوں گے۔ (مداخلت۔ شور) وہ نہیں ہوں گے۔ نہیں منسٹر صاحب جن سوالوں کے جواب آ چکے

Why should we defer these questions? No. ہیں ہو چکے ہیں table

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) اسمیں میں ایک Request کروں گا۔ یہ نہیں کہ میں منسٹر صاحب کی side لوں گا یا اپنے معزز اراکین کی۔ ایک working ہوتی ہے۔ اُس میں اگر آپ اُس پر ruling دے دیں یا آپ مناسب سمجھیں کیونکہ یہ جو خلفشار پیدا ہو رہے ہیں ناں آپ سے میں نے request کی کہ جن چار سوالوں کے اسمیں آیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوئے next roster day پر آپ رکھ دیں تو اسمیں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں لیکن وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ when he is ready to

answer اور the question answer has been tabled تو why

- should, there is no point to defer it.

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) sir اسمیں There is only one

point. ایسے پہلے کبھی نہیں ہوا ہے کہ answer table۔۔۔ یہ تو کوئی تحریک التواء وغیرہ نہیں

ہے میں آپ کو بتا دوں۔ جو اسکی provision ہوتی ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ میں آپ

سے یہ request کروں گا اور خاص کر ہر منسٹر سے کہ بھی اپنے department پر صحیح کام کریں

تاکہ time سے اسمبلی کو جوابات ملیں۔ اور اسمیں۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے آئندہ اس طرح کوشش ہوگی کہ ہر سوال جو ہے وہ print ہو کے آئے۔

but اس بار ان کے جواب دے دیئے گئے ہیں۔ اور یہ بہت ہم نے defer کیئے ہیں۔ We

- can't keep it on deferring on and on and on.

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب اسپیکر؟

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب اسپیکر یہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو اسکو پڑھنے کی ابھی تک نوبت نہیں ملی ہے

مجھے خود پڑھنے کی نوبت نہیں ملی ہے۔ تو پھر اس پر میں کیا supplementary کہوں گا۔ یا اُس سے میں مطمئن ہوں گا یا نہیں ہوں گا۔ یہ نہیں کہہ سکتا صاحب سے۔ ہر ایک سوال کی یہ ہے جس دن وہ table ہو جاتے ہیں کسی بھی معزز کو اتنا زیادہ chance نہیں ملتا ہے کہ اُس کو وہ study کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جعفر صاحب آئندہ کے لئے کہہ دیا ہے کہ اس طرح کا کوئی سوال جو ہے paper پر table نہیں ہوگا۔ جو print ہوگا۔ نہیں تو اسمبلی میں نہیں آئے گا ناں جی۔  
 شیخ جعفر خان مندوخیل۔ اتنا ہو جائے تاکہ کسی ممبر کو آئندہ پڑھنے کا موقع تو ملے۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آئندہ کے لئے ہو جائے گا ناں جی آپ supplementary کر لیں جی۔  
 شفیق احمد خان۔ نہیں نہیں sir ابھی اسکو جیسا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں دیکھیں وزیر concerned اور chair کی بات۔۔۔  
 شفیق احمد خان۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے اس بات کو سامنے رکھا ہے کہ چاروں سوال۔۔۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وہ ایک تجویز تھی ناں۔  
 شفیق احمد خان۔ تجویز تو آپ نے accept کی sir چاروں کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) اسپیکر صاحب کہہ لیں کچھ اُن کی بات بھی مان لیں تو بہتر ہے ذرا کارروائی آگے بڑھے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آئندہ کے لئے منسٹر پارلیمنٹری افیئرز نے ایک تجویز دی ہم نے اُس پر اتفاق کیا کہ آئندہ اس طرح کا سلسلہ نہیں ہوگا کوئی اس طرح table نہیں ہوگا but آج یہ سوال چونکہ آ گیا اور منسٹر صاحب جواب دینے کے لئے تیار ہیں تو آپ اُن سے پوچھیں ناں۔

عبدالرحیم زیارتو ال ایڈووکیٹ۔ جناب۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ دیکھئے زیارتو ال صاحب آپ unnecessary اس کو prolong کر رہے ہیں۔ جی۔

شفیق احمد خان۔ Question No. 1088۔ یہ ہے sir۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ہاں 1088 پر کیا supplementary ہے؟

شفیق احمد خان۔ supplementary یہ ہے انہوں نے کہا مولانا واسع صاحب نے منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ یہ میرا محکمہ نہیں ہے پی اینڈ ڈی سے اسکا تعلق نہیں ہے۔ یہ devolved ہو گیا ہے۔ لیکن 2003 کو devolved ہونے کے باوجود Chairmanship جو تھی وہ مولانا واسع صاحب کی تھی اور اُسکے دوران میں وہاں کیو ڈی اے کے پلاٹ allot ہوئے۔ ملازمتیں دی گئیں۔ یا تو یہ ہے کہ جو بھی محکمہ جس کو یہ refer کر رہے ہیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ وہ میرا جواب دیں۔ یا آپ اُن کو پابند کریں کہ اگلا Question ستائیس تاریخ کو میرے جوابات table ہونے چاہئیں۔ یا تو اسکا جواب proper آنا چاہیے۔ ابھی میں نے کہا کہ کن کن جگہوں پر کتنی ملازمتیں دی گئیں اور کس کس کو دی گئیں؟ ایک سے اٹھارہ گریڈ تک۔ اُس کا جواب یہ ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ آج خالی table پر اتنا لکھ دیا ہے کہ واسا کو مقامی حکومتوں کے نظام کے تحت ضلعی حکومت کے سپرد کر دیا گیا ہے اور مذکورہ ادارہ (واسا) کا انتظام محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا ہے۔ لہذا محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کا مذکورہ سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ok۔ جی۔ Question No. 1088 refered Department۔

to P.H.E. اور Next Session میں اسکولا یا جائے گا۔

شفیق احمد خان۔ Next Session ہے یا Next اجلاس میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں اب ایک دن میں it is not possible for that

شفیق احمد خان۔ ہو سکتا ہے Sir خالی نوکریوں کی انہوں نے فہرست دینی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب رحمت علی بلوچ صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جان محمد بلیدی۔ رحمت علی صاحب کے behalf پر میں سوال نمبر پکارتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

جان محمد بلیدی۔ سوال نمبر 785۔

☆ 785 جناب رحمت علی بلوچ (جان محمد بلیدی صاحب نے دریافت کیا) کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے خشک سالی کے خاتمہ کیلئے 2002-03 اور 2003-04 میں فنڈز دیئے تھے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فنڈز کی لاگت کیا تھی؟ ضلع وار تقسیم اور اب تک استعمال شدہ فنڈز کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ فنڈز کن محکموں کے ذریعے استعمال کئے گئے۔ تفصیل دی جائے؟۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)  
(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) وزیر اعظم کے پروگرام برائے خشک سالی بلوچستان کے تحت ایریگیشن سیکٹر میں 95 منصوبہ جات کے لئے کل 166.80 ملین روپے مہیا کیے گئے جس سے اب تک 112.70 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور 50 منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ دیگر منصوبوں پر کام جاری ہے۔ منصوبوں کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

وزیر اعظم کا بلوچستان کی قسط سالی کے لئے خصوصی پیکیج منصوبوں کی ضلع وار تفصیل۔

نمبر شمار	MPA اسکیم کا نام	اسکیموں کی (تعداد)	تخمینی لاگت (ملین روپے)	کل خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	ضلع سی (ہرنائی) عبدالرحیم زیارتوال	10 (3)	4.500	3.50	کام جاری ہے (80%)
2	ضلع قلعہ سیف اللہ مولانا عبدالواسع	12	9.474	8.065	کام جاری ہے (100%)

3	ضلع سی (لہڑی) میر بختیار خان ڈوکی	1	5.400	3.610	کام جاری ہے (60%)
	لال شاہ فلڈ ایریگیشن اسکیم لہڑی				
4	ضلع لورالائی (وکی) سردار مسعود خان لونی (فلڈ پروٹیکشن دریا ئے انمبر، وکی)	1	6.181	2.744	کام جاری ہے (60%)
5	ضلع زیارت مولوی نور محمد	3 (19)	6.500	...	کام شروع ہو چکا ہے
6	ضلع ٹروپ شیخ جعفر خان مندوخیل	8	3.066	3.000	کام مکمل ہے (100%)
7	ضلع ٹروپ مسزرقیہ ہاشمی	15	6.898	4.500	کام جاری ہے (85%)
8	ضلع آواران جے پرکاش سیتانی	4	2.050	0.493	کام جاری ہے (60%)
9	جھل گسی طارق گسی	3	8.000	5.500	کام جاری ہے (90%)

کام جاری ہے (90%)	3.500	4.312	2	جھلنگسی مسز شمع پروین گسی (دھوری گاؤں کے اطراف پروڈکشن بند : کورپوریشن گسی)	10
کام جاری ہے (100%)	4.950	5.000	6	ڈیرہ بگٹی جمعہ خان بگٹی	11
کام جاری ہے (85%)	48.000	64.206	3	ضلع سیبیلہ جام محمد یوسف سیبیلہ ڈسٹرکٹ میں گجری ڈیلے ایکشن ڈیم اور کنار ڈیلے ایکشن ڈیم کی تعمیر	12
کام جاری ہے (90%)	5.760	8.068	2	ضلع سیبیلہ (حب) اسلم بھوتانی (ڈسٹرکٹ سیبیلہ دریگی میں 5 عدد مٹی کے ڈیموں کی تعمیر؛ ڈسٹرکٹ سیبیلہ میں دھن گلاڈ ایریکیشن کی تعمیر	13
کام مکمل ہو چکا ہے (100%)	3.000	3.300	1	ضلع جعفر آباد سلیم احمد کھوسہ (جعفر آباد ڈسٹرکٹ میں نہر اور ڈریجنگ نظام کی بہتری	14

15	ضلع پنجبور کچھول علی بلوچ	11 (14)	5.000	3.600	کام جاری ہے (65%)
16	ضلع کوئٹہ ذرحمہ پڑکانی (کلی شاہ نواز) کارپز سرریاب ریلوے سٹیشن کوئٹہ کی فلڈ پروفیکشن	1	0.843	0.685	کام جاری ہے (90%)
17	آواران میر عبدالقدوس بزنجو وزیر علی کا صوابدیدی فنڈ	7	14.930	12.300	کام جاری ہے (90%)
18	ضلع کوئٹہ یوٹس چنگیزی (فلڈ ایریگیشن حلقہ نمبر 14 مری آباد کوئٹہ	1	3.927	.....	ٹھیکیدار کو کام شروع کرنے کے لئے نوٹس جاری کیا جا چکا ہے۔
19	ضلع پشین کلی سنزلہ کو سیلابی پانی سے بچاؤ کی اسکیم	1	0.445	0.445	کام مکمل ہو چکا ہے (100%)
20	ضلع قلعہ عبداللہ کلی فردوس، نمیداد دوسروں کے لیے پائپ کی فراہمی	1	0.624	....	کام جاری ہے (90%)

21	ضلع موسیٰ خیل کلی خان کچھ، لنڈور کاریز، ماروچا کے لیے سیلابی پانی سے بچاؤ کی دیوار	1	3.262	....	کام چاری ہے (70%)
22	ضلع نصیر آباد وزیر اعظم پاکستان (نصیر آباد میں پینڈبور کی تنصیب اور ڈی واٹرنگ سیٹ کی فراہمی)۔	1	3.262	....	ٹینڈر منظوری کے مرحلے میں ہیں۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Answer taken as read. Any supplementary?

جان محمد بلیدی۔ جناب یہ اہم سوال ہے جس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے۔۔ (مداخلت)

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر صاحب رحمت علی تو نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں اُن کے behalf پر ہیں۔

مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) نہیں۔۔۔

جان محمد بلیدی۔ ہم ہی آپ سے پوچھیں گے supplementary۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر جب ان کے سوالات ہوتے ہیں یہ

غائب ہوتے ہیں رحمت علی صاحب ان کے behalf پر کرتا ہے۔ جب وہ غائب ہوتے ہیں تو یہ

کردیتے ہیں۔

جان محمد بلیدی۔ یہ ہمارے آپس کی بات ہے۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) یہ کوئی واری وٹے والا system ہے پتہ نہیں

سمجھ نہیں آتا ہے۔

جان محمد بلیدی۔ شکر یہ جناب۔ جناب اسمیں میری ایک دو سپلیمنٹری بنتی ہیں۔ first یہ ہے کہ جس کے



جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ ان کو بولنے دیں۔ آپ نے جو پوچھا ان کو Complete کرنے دیں۔  
 مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر یہ حکومت اور اس کے نوآبادیہ پر ہے حکومت جہاں  
 بھی۔۔۔ دوسری بات انہوں نے کہی کہ لسٹ ۲۲ کی۔ یہ ایم پی ایز کی نہیں ہے۔ یہ اضلاع کی ہے جناب  
 اسپیکر کچھ اضلاع میں ایک ایک ایم پی اے ہے کچھ اضلاع میں دو ایم پی اے ہو کچھ اضلاع میں تین ایم  
 پی اے صاحبان ہو تو اس وجہ سے یہ بائیس کی اسطرچ ہے۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ نے لسٹ بھی ضلع وار مانگی ہے۔

جان محمد بلیدی۔ ڈپٹی اسپیکر کا الگ کیا گیا ہے بارہ پھر تیرہ یہ جو وزیر اعلیٰ کا دیا گیا ہے۔ یہ پیسے  
 drought کے حوالے سے ہیں یہ وزیر اعلیٰ اور پی اینڈ ڈی منسٹر کے لئے نہیں ہیں کہ ان کو زیادہ اور  
 باقیوں کو کم۔ آیا یہ جو خط ہے یہ صرف وزیر اعلیٰ اور پی اینڈ ڈی منسٹر آپ پر یا پورے بلوچستان پر۔  
 مولانا عبدالواسع (سینئر صوبائی وزیر) یہ تو اب بھی اسطرچ نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ اور پی اینڈ ڈی کے منسٹر  
 نے یہ تو وہاں بلوچستان کے اضلاع میں ضروریات کی بنیاد پر تقسیم کیئے گئے ہیں۔ وہ ضرورت کو پوری  
 کرنے کیلئے کیوں کہ کچھ اضلاع میں drought زیادہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی جان محمد جمالی صاحب۔

جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر اتنی خوشی ہوئی آج مولانا عبدالواسع صاحب نے بات مان لی کہ وزیر اعلیٰ  
 اور پی اینڈ ڈی فنانس کا نام بھی لیتے اور کوئی ہے نہیں سیدھی طرح ہے۔۔۔ لیکن ایک گزارش ہے کہ  
 جعفر آباد کے تین ایم پی ایز ہیں شکر ہے شکر الحمد للہ سلیم کھوسہ کے لئے انہوں نے پیسے دیئے ایک  
 اپوزیشن والوں کو Oblige کر دیا انہوں نے باقی جو دو اس کے اپنے treasury benches  
 کے تھے وہ بھول گئے۔ وہ خود کہہ رہے کہ مجھے وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات تھے یہ اوپر سے آئے ہوئے  
 تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی رحیم زیارتوال صاحب کوئی سپلیمنٹری؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ضمنی سوال یہ ہے کہ drought کے حوالے سے  
 وزیر اعظم نے ایک ارب روپے دیئے تھے یہاں پر مولانا عبدالواسع صاحب سولہ ۱۶ کروڑ کا ذکر کر رہے



جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی منسٹر جیل خانہ جات۔

میر حبیب الرحمان محمد حسنی (وزیر جیل خانہ جات) جناب اسپیکر سب سے زیادہ متاثر خاران، چاغی، نوشہلی اور واشنگ ایریا ہوا تھا۔ اور اس لسٹ میں ان کا ذکر ہے نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزراء صاحبان اگر کابینہ میں یہ چیزیں اٹھائیں تو بہتر لگتا ہے۔ جی کچاول صاحب کچاول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب بات یہ ہے کہ ہماری کابینہ کے منسٹر بھی اس سلسلے میں حکومتی بیٹج بھی نالان ہیں میرا صرف ایک سوال مولانا عبد الواسع صاحب سے ہے کیا یہ درست ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ایک لیٹر لکھا تھا کہ ایک ارب روپے آپ لوگوں کو جو drought کے سلسلے میں دیا گیا ہے۔ آپ لوگ اسے باقاعدگی سے استعمال نہیں کر رہے اور آپ لوگوں کو Warn کیا تھا یہ درست ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر صاحب۔

مولانا عبد الواسع (سینئر صوبائی وزیر) میرے خیال میں جتنے یہ پیسے باقاعدگی سے استعمال ہو گئے۔ میں سمجھتا ہوں کوئی بھی فنڈ اس طرح باقاعدگی سے اور مانیٹرنگ سے استعمال ہوا ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اس میں پوچھنا یہ ہے ایک ارب روپے تھے ایک ارب میں سے یہ سولہ کروڑ روپے کا ذکر ہے۔ اور اس میں جب میں نے حساب کیا ہے۔ پندرہ کروڑ ہے۔ باقی پچاس کروڑ روپے واسع صاحب سے Question یہ ہے کہ کہاں ہیں جواب دیں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر) میرے خیال میں آپ حساب نہیں سمجھتے ہیں۔ کتنے ہیں سولہ کروڑ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہاں لکھا ہے 66million اس کے معنی ہے 16 کروڑ 68 لاکھ روپے میں نے جو حساب کیا ہے اس میں ہے پندرہ کروڑ۔ 150.831 یہ تو پیسے ہیں لیکن پیسے تھے ایک ارب۔

(مداخلت)۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ مولانا عبد الواسع صاحب آپ مجھے سن لیں۔ آپ اپنا حساب کر لیں وہ



سر دار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب ایک چھوٹی سی Supplementary ہے کہ ایک ارب روپے میں سے اس کے حلقے میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس ایک ارب سے آپ کے حلقے میں کتنا خرچ ہوا ہے یہ پوچھ رہے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر یہ میرا حلقہ ہو یا دوسرے کا حلقہ ہو پورا بلوچستان اس پر یہ باتیں کرنا میرے خیال میں بے سود ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ پورے بلوچستان میں ہم نے خرچ کئے ہیں (شور) جان محمد بلیدی۔ پورا بلوچستان ہمیں بتائیں اس کا حلقہ ہے جناب ہم نے ایک حلقے کے بارے میں پوچھا ہے آپ دیکھئے کسی ایک سوال کا بھی سنجیدہ جواب نہیں دے رہے ہیں (شور)

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) میری سٹیش اس میں اس طرح ہے میں دوستوں کو کہتا ہوں خواہ مخواہ یہ مسئلہ اس طرح (مداخلت) میری بات سٹیش میں آپ کو بتاؤں گا جناب اسپیکر ہم نے پچاس پچاس لاکھ روپے اس Drought سے ہر ضلعی ناظم کو دو ہاں ڈی، سی او کو دیدیا پچاس لاکھ تو ایک ضلع میں انہوں نے خرچ کر دیا ایک ایک کروڑ روپے ہم نے ہر ایم، پی اے کو دیدیا اور اس کے علاوہ جو چیف منسٹر یا وہاں فلائنگ ڈیولپمنٹ یا محکمے کی ضروریات کی بنیاد پر ہم نے اس قسم کی تقسیم کر دی اس میں کوئی وہ نہیں ہوا ہے خواہ مخواہ وہ ایسے اگر وہ مسئلہ ان کو معلوم ہے پچاس پچاس لاکھ روپے ہم نے ہر ایک ڈسٹرکٹ کو دیا ہے یا نہیں دیا ہے ایک ایک کروڑ روپے ہم نے ایک ایم پی اے کو دیدیا ہے یا نہیں دیا ہے۔ (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی نواب اسلم ریسانی صاحب۔

نواب محمد اسلم ریسانی۔ جناب وزیر پی اینڈ ڈی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ایک ایک کروڑ روپے دیئے ہیں ہم ایک ایک کروڑ روپے کی اسکیم دیئے ہیں لیکن انہوں نے پچاس لاکھ ہمارے کائے۔ ہم نے متعلقہ محکمے سے پوچھا کہ ہمارے پچاس لاکھ انہوں کہا کہ اوپر سے کٹوائے یہ بالکل صحیح نہیں کہہ رہے ہیں ہمیں پچاس لاکھ روپے ملے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) اپوزیشن کے ایم پی ایز کو حکومت نے پچاس پچاس لاکھ روپے دیدیا ہے

نواب محمد اسلم ریسانی۔ جناب اسپیکر آپ اس مسئلے کا سیریس نوٹس لیں کہ ٹریڈری پیچرز بھی شکایت کر رہے ہیں مولانا صاحب اور جو بھی پی اینڈ ڈی میں حرکتیں ہو رہی ہیں ٹریڈری پیچرز بھی سب شکایت کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مولانا صاحب منسٹر صاحب اگر سوال نمبر 785 کے متعلق کوئی ممبر مطمئن نہیں ہے تو گزارش ہے کہ ان کو اپنے چیئرمین میں آپ مطمئن کر لیں۔ (شور) (مدخلتیں)

جان محمد بلیدی۔ جناب ٹریڈری پیچرز والے رو رہے ہیں یہ نا انصافی سب کے ساتھ ہو رہی ہے صرف ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ پورے بلوچستان دوکا تو نہیں ہے واسط اور وزیر اعلیٰ کا تو نہیں ہے سارے فنڈ وہ لے جائیں گے اور جواب دینا بھی وہ گوارہ نہیں کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی کچکول علی لیڈر آف اپوزیشن۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (لیڈر اپوزیشن) جناب اسپیکر صاحب آپ سے میری ایک درخواست ہے کہ یہ سوال کرنے کی یہاں فلاسفی کیا ہے سوال اس لئے کر لیں گے جیسے ہمارے کورٹوں میں کسی کے خلاف کوئی الزام ہو پھر گواہ جرح کر لیں گے یہاں آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ بے قاعدہ گیاں اور بے ضابطگیاں ہیں آپ تو پھر اس پر کیوں چھائے ہو ہمارے لئے وہاں سے قابل احترام ہے لیکن اسمبلی جو وہ Mathed ہے وہ اور میں ان کے سامنے جوابدہ ہیں آپ اس کو کیوں یہ روٹنگ نہیں دیتے کہ بھئی اس پر آپ لوگ کیوں اپنے کو Correct نہیں کرتے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جو Mathed ہے اسمبلی کے اس پر بحث ہو جائے جیسا کہ جان محمد بلیدی نے کہا کہ اس پر مذاق ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالواحد (سینئر وزیر) جناب اسپیکر صاحب اگر ہم ایک جواب پر دو سنتوں کو اتنے ضمنی سوالات کا موقع دیتے ہیں آپ اس کو موقع دیتے ہیں لیکن پھر آپ نے روٹنگ دیدی ہے کہ چیئرمین اس کو جو بھی مطمئن کرنے کے لئے میں ان کے چیئرمین میں جاؤں گا ان کو مطمئن کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ کچکول صاحب میں نے کہہ دیا کہ جو ممبر صاحبان مطمئن نہیں ہیں جو ان کی Grievances ہیں انکو دور کرنے کے لئے میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر) جناب Generally تو یہ سوال ہوتے ہیں ہم یہ دیکھ رہے ہیں

کہ آئندہ وہ اخبار والے بھی نہ لکھیں اور عوام بھی یہ نہ سوچیں کہ یہ اسمبلی ان کے لئے کچھ کرے گی اور اسمبلی کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہے گی ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جو ہمارے منسٹر صاحب خود ہی کنفرم کر رہے ہیں کہ ہم نے ایک ایک کروڑ روپے ہر ایک ایم پی اے کو دیا ہے نواب صاحب ہم سارے ایم پی اے ایمانداری سے قسماً آپ کو کہتے ہیں کہ ہمیں پچاس لاکھ روپے ملے ہیں ابھی آپ اس بات پر کہیں کہ ہم اگر جھوٹ بول رہے ہیں آپ ریکارڈ منگوائیں اگر واسع صاحب کو ہم تو جھوٹ نہیں کہہ سکتے ہیں آپ ان چیزوں کو دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگا آپ لوگ ہر چیز کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں اس لئے ہم دیکھ رہے ہیں کہ منسٹر صاحبان دیکھتے ہیں کہ بھی ایک سوال ہوگا کچھ نہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں نے آپ کو کہہ دیا کہ اپوزیشن کے ممبروں کے لئے حکومت بلوچستان نے اپوزیشن کے ایم پی اے کے صوابدید پر پچاس لاکھ روپے رکھ دیا میری عرض سنیں یہ گورنمنٹ کا فیصلہ تھا میں نے اکیلا نہیں کہا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس کے علاوہ پچاس پچاس لاکھ روپے ہم نے اضلاع کو دیدیا ہے وہاں کے ناظم وہاں کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے توسط سے ہم نے خرچ کر دیا اس کے علاوہ جو حکومت کے ممبر صاحبان ہیں ان کے صوابدید پر ہم نے ایک ایک کروڑ روپے خرچ کر دیا اس کے علاوہ باقی ماندہ چیف منسٹر صاحب یا گورنمنٹ یا پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کی ضروریات محکموں کی کیونکہ ڈیپارٹمنٹل کے لئے بھی کچھ کرنا ہے یہ سارے جب ہم تقسیم کریں ڈیپارٹمنٹ کی بھی ضروریات ہوتا ہیں تو اس پر ہم نے خرچ کر دیا ہے اور جناب کچول صاحب بہت بہترین خرچ ہوا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ عوام بلوچستان کے عوام بلوچستان کی ایک ایک زمین گواہی دیتی ہے کہ وہاں پر خرچ ہو رہا ہے ڈیولپمنٹ ہو رہی ہے عوام تو خوش ہیں صرف آپ کو۔۔

نواب محمد اسلم ریسانی۔ جناب اسپیکر صاحب آپ وزیر موصوف کا اسٹیٹیٹ کانٹریسٹس وزیر صاحب نے کہا کہ ایم پی ایز کو ایک ایک کروڑ روپے دیئے ہیں ابھی وزیر ناظمین کو دیا ہے اب ان کے اسٹیٹیٹس کا آپ سیریس نوٹس لیں فلور پر انہوں نے کہا کہ۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر Dr. Shama Ishaq sahiba on a point of order.

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ جناب اسپیکر صاحب جیسے کہ نواب صاحب نے کہا میں بھی یہی پوچھنا چاہ رہی تھی



شیخ جعفر خان مندوخیل۔ میں ایک چیز پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں سپلیمنٹری نہیں کر رہا ہوں اس کے اوپر وہ جو موصوف ممبر ہیں رحمت علی بلوچ صاحب اس نے پوچھا ہے کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے خشک سالی کے خاتمے کے لئے فنڈ دیا ہے۔ انہوں نے پوری خشک سالی کے فنڈ کی تفصیل مانگی تھی جب کہ پی اینڈ ڈی نے جواب دیا ہے وہ صرف ایریگیشن سیکٹر کا دیا ہے میرے خیال میں اگر مکمل جواب آجائے تو اس میں یہ سب ابہام ہیں۔۔۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جعفر صاحب وزیر صاحب کو کہہ دیا گیا ہے کہ وہ مطمئن کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ نہیں اگر اسمبلی میں پورا جواب دیدیا جائے اس کا تمام۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی جمعہ خان گیلٹی صاحب۔

نواب محمد اسلم ریسانی۔ جناب اسپیکر صاحب ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (اپوزیشن والے واک آؤٹ

کر کے ہاؤس سے نکل گئے) اس موقع پر اپوزیشن والوں نے واک آؤٹ کیا)

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) نہیں واک آؤٹ نہ کریں یا رکھ پیسے باقی ہیں دیدونگا۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی منسٹر لائیوٹاک۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب اسپیکر صاحب آپ ہماری بات سن لیں کہ اگر اس کا مکمل جواب آجائے

پھر سب کی تسلی ہو سکتی ہے ابھی صرف ایریگیشن سیکٹر کا آیا ہے تو وہ مجھے کمرے میں بلا کر کیا دیگا وہ تو میرا

ایک مخصوص روڈ کا تھا میں نے کہہ دیا منسٹر صاحب نے کہہ دیا کہ میں آپ کو جواب دیدونگا لیکن پوری

تفصیل جو سب صوبے کی ہے اس میں ہر ایک تو جا کر کے کمرے میں اس کے جوابات معلوم نہیں کر سکتے

ہیں اسی وجہ سے ہاؤس کے Through یہ سوال کیا جاتا ہے اگر آپ اس کے جواب پڑھ لیں تو میرے

خیال میں انہوں نے صرف ایک سیکٹر کا جواب دیا ہے جبکہ اگر سب سیکٹر کا جواب آجائے تو میرے خیال

میں مطمئن ہو جائیں گے ممبر یا اس کی وضاحت آجائیں گی۔

میر عبد القدوس بزنجو (وزیر لائیوٹاک) حشر ہمارے شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے کہا کہ یہ

لسٹ ایریگیشن کی ہے یہاں وزیر اعظم کے صوابدیدی فنڈز سے ہیں یہ وہاں پر جو پیسے بچے ہوئے تھے

انہوں نے دیکھ کر کہ یہاں پر ضرورت ہے اس طریقے سے مہیا کیا گیا اس میں یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ حکومت کو جتنا دیا ہے یہاں جتنے ہمارے ایم پی ایز ہیں ان کے Throgh کتنا ہمارا فنڈ گیا ہے اور جتنا صوابدیدی فنڈ وزیر اعلیٰ کا ہے اس میں کتنا فنڈ گیا اس سوال کو دوبارہ لائیں تاکہ اس کا سب Brief آجائے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی اگر کوئی مطمئن نہیں ہے تو ایک ہاف Detial سوال لے آئیں اس کا پی اینڈ ڈی جواب آپ کو دے گا اگر if some one is not نہیں اس کو چھوڑیں جی کچکول صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔ جی۔

جمعہ خان بگٹی۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں وہ وعدہ ہوا تھا But کیا ہے not related with this Question دیکھئے ہو گیا اس پر رولنگ ہو گئی ہے۔ if you have any

جان محمد بلیدی۔ ڈیرہ بگٹی کا ذکر آتا ہے اور آپ لوگ پریشان ہو جاتے ہیں آخر بات کیا ہے جناب سنی ڈیرہ بگٹی کا ذکر آیا کوئی آفت نہیں آئی ہے آپ سن تو لیں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ کچکول صاحب۔ کچکول صاحب (دراخت) نہیں اسمبلی چلانے کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور سوال پر کوئی پچیس پچیس سپلیمنٹری نہیں بنتی۔

جمعہ خان بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب جب یہاں پر بات ہی کرنے نہیں دی جا رہی ہے تو یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (جمعہ خان بگٹی واک آؤٹ کر گیا)

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی آپ کو مطمئن کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی کچکول صاحب سوال نمبر پکاریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر) سوال نمبر 811

811 جناب کچکول علی ایڈووکیٹ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی منصوبہ کو بلڈنگ اینڈ روڈز کے قواعد و ضوابط کے مطابق ایڈمنسٹریٹو

منظوری۔ فنی منظوری۔ فنڈز کا مختص ہونا لازمی امر ہے۔ اور مقررہ مدت سے پر و جیکٹ بڑھانے کے بعد از سر نو ٹینڈر کرنا لازمی ہے؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کل کتنے خلاف ورزی کرنے والے ایگزیکٹو انجینئروں کے خلاف انکوائری کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) جی ہاں ایڈمنسٹریٹو منظوری اور فنڈ مختص ہوئے بغیر کوئی کام ٹھیکیدار کو نہیں دیا جاتا اور مقررہ مدت کے بعد پراجیکٹ بڑھانے کے لئے از سر نو ٹینڈر کرنا لازمی نہیں ہے۔

(ب) تمام ایگزیکٹو انجینئرز قواعد و ضوابط کے تحت کام سرانجام دے رہے ہیں۔ لہذا کسی کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی جواز موجود نہیں ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Answer taken as read any supplementary

چکاول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر) جناب اسپیکر صاحب یہاں ایک چیز اور مشاہدے میں آئی ہے کہ اگر ایک اسکیم کے لئے انہوں نے بجٹ سے اس کو Approved کروایا اس میں دو ملین ہے پھر پی اینڈ ڈی اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کر کے اس کو بیس تیس ملین پر لے آئے اور بغیر کسی ٹینڈر وغیرہ کی جس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ یہاں پر بھی ایک بڑی بے ضابطگی ہے اور صوابدیدی اختیارات نے Third world country تو اپنی جگہ پر پاکستان کو تو لے ڈوبا ہے اور ہم وہ ریگولٹ کر لیں گے کہ یہ جو صوابدیدی اختیارات ہوں اگر انہیں اس بے دردی سے تو استعمال کر لیں گے تو میں کہتا ہوں کہ اسے مزید نا انصافیاں جنم لیں گی اور یہاں ایسی بہت سی اسکیمیں ہیں میں انہیں پوائنٹ آؤٹ نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن اس چیز کو میں کہتا ہوں کہ بند رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ یہ ایک تجویز ہے یا ضمنی ہے۔۔۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) نہیں نہیں میں وضاحت کر دوں گا جناب اسپیکر انہوں نے جو کہا ہے کہ پی اینڈ ڈی ان کو بڑھا کر کے پھر کتنے کتنے پر پہنچا دیتے ہیں پھر اس کو بغیر ٹینڈر اس طرح نہیں ہے

جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ اسکیم ایک مرحلے میں منظور ہوتی ہیں فرض کریں ایک پانچ کروڑ روپے کی اسکیم منظور ہوگئی ہے اس کے لئے اس سال یعنی کیونکہ ہمارے مالی وسائل جب کمزور ہیں اس سال ان کیلئے ایک کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو جناب اسپیکر ایک کروڑ روپے ٹینڈر ہو جاتا ہے اور ایک کروڑ روپے پر کام شروع ہو جاتا ہے تو وہاں اگر کبھی کھبار اس طرح ہوتا ہے کہ آئندہ سال جب اسی منظور شدہ اسکیم پر دوبارہ جب پیسے پہنچے تو دوسرا کروڑ جب پہنچے اس پر کام شروع کرنے کے لئے تو وہاں کبھی کبھار اس طرح ہوتا ہے کہ وہاں ایگزیکٹیو انجینئر اپنے حالات کو دیکھتے ہیں کہ اس کو پراگرس کے حوالے یا اسی ٹھیکیدار کے کام کے حوالے سے کوئی دوبارہ انوائسٹمنٹ جو ان کو کہتے ہیں یہ ایک کروڑ روپے اسی ٹھیکیدار کو مل جائیں اس طرح بغیر ٹینڈر اس طرح اگر ہو تو اس میں قانون کے اندر ان کے لئے جواز ہے وہ اپنے اس پر کر سکتے ہیں لیکن کوئی اس طرح اسکیم نہیں ہے کہ اس سال ایک کروڑ روپے ہو اور وہ ٹینڈر ہو چکے ہوں دوسرے سال جب ان کے لئے دو کروڑ رکھ دیے پھر ہم ان کو نیا Approved کر کے پھر اس کو بغیر ٹینڈر کوئی بھی اس طرح نہیں ہوا ہے اور میں ان کو وضاحت کے لئے پچکول صاحب کیونکہ ان کے ذہن میں کچھ شاید آیا ہو۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ دفعہ: حالات ختم ہو چکا ہے لیکن ہم ان تمام سوالوں کو لے لیتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے ویریس روڈ کے نام سے لسبیلہ میں ایک اسکیم رکھی تھی جس کے لئے اس وقت پیسے رکھے گئے تھے 2002-03 کے پی ایس ڈی پی میں کتنے جناب تین کروڑ روپے آج 2006 کے پی ایس ڈی پی میں اس کی لاگت 88 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے تو جناب اسپیکر ایک اسکیم جس کو آپ دو کروڑ، ڈھائی کروڑ تین کروڑ کا رکھتے ہیں اس کو 88 کروڑ روپے تک کیسے پہنچاتے ہیں پی ایس ڈی پی میرے پاس پڑا ہے آپ اس کو دیکھ سکتے ہیں ویریس روڈ کے نام سے لسبیلہ میں ایک اسکیم ہے وہ اس طریقے سے آگے کیسے بڑھائی گئی یہ کیسا ممکن ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) یہ تو انہوں نے ہمارا جواب خود دے دیا۔ کیونکہ جب پی ایس ڈی پی میں حکومت گورنمنٹ آف بلوچستان اور اسمبلی نے اور یہ سب نے منظور کر کے اگر درمیان میں اسکیم اس طرح

منظور کر کے کٹوا دیا جب پی ایس ڈی پی میں ہے اور پی ایس ڈی پی یہاں اسمبلی سے بھی گزار کے اور وہاں کابینٹ سے بھی گزار کے اور پورا ہاؤس نے اس کی منظوری دیدی ہے میں اس کو کس طرح کاٹ سکتا ہوں جناب اسپیکر یہ میرا جواب انہوں نے خود دے دیا۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی سردار اعظم صاحب۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب لیئر لکھا گیا ہے پی ایچ ای کے حوالے سے ہر ایم پی اے کو کہ دس دس اسکیمات کی نشاندہی کریں اس کے لئے ہم پیسے ریلیز کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ کس کی طرف سے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ پی، ایچ، ای ڈی پارٹمنٹ کی جانب سے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں تو یہ پی اینڈ ڈی کے سوالات ہو رہے ہیں۔

کچھول علی ایڈووکیٹ۔ جناب یہ اسکیمیں پی ایس ڈی پی میں ری فلیکٹ ہوئیں بعد میں اسمبلی کو بغیر اعتماد میں لیتے ہوئے انہوں نے نکال دیئے تو جناب ہم good faith انہیں کہتے ہیں کہ دیکھیں ہم لوگ اپنی ان کمزوریوں کو دور کریں چاہے ہم ہوں اس طرف ایک علاقے وہ بیس لاکھ لوکیٹ کر لیں گے اس کا تو وہی بیس لاکھ ہے بد بخت کا لیکن بعض جگہ جو بیس لاکھ ہیں اس کو تو وہ بعد میں کروڑوں میں لے جاتے ہیں لیکن ان بے قاعدگیوں اور بے ضابطگیوں کے لئے ہم نے یہ سوال اٹھایا ہے اس کو ختم کیا جائے۔

مداخلت۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سردار صاحب کی بات سن لیں پھر جواب دے دیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب میری بات کو اگر مکمل ہونے دیں تو آٹھ اکتوبر 2005 کو لیٹر نمبر 4-6784 کے تحت ایک کروڑ تیرہ لاکھ سینئر منسٹر صاحب کو پی ایچ ای کی مد میں ریلیز ہو گئے ہیں اور ہم جو اپوزیشن والے ہیں ان کو ایک نکتہ تک ریلیز نہیں ہوا ہے اس فنڈ کی تفصیل ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس کا اس سے تعلق نہیں ہے سپلیمنٹری کا اس سوال سے related ہونا ضروری

ہے۔ آپ کی سپلیمنٹری کیا ہے؟

عبدالرحیم زیا رتوال ایڈووکیٹ۔ جناب ضمنی یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے اکیس روڈ اور ایریکیشن محکمہ کی تمام اسکیمات پی ایچ ای کی تمام اسکیمات نکال دی گئی تھیں۔

مداخلت۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اگلا سوال نمبر 813

☆ 813 جناب چنگول علی ایڈووکیٹ۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے PSDP سال 2002-2003 کے دوران روڈ ایریکیشن اور

P.H.E سیکڑ میں کل کتنی اسکیمات پر نظر ثانی REVISE کی گئی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بھی بتایا جائے کہ پہلے مرحلے میں اسٹیٹسٹ تفصیلی

کیوں نہیں بنائے گئے مکمل تفصیل دی جائے؟۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(جواب موصول نہیں ہوا)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر پی ایڈ ڈی اس سوال کا جواب پورا نہیں آیا ہے آپ نے اس میں صرف روڈ

سیکشن دی ہے۔ ایریکیشن اور پی ایچ ای کا جواب اس میں نہیں ہے اس کوڈ ٹیبل کے ساتھ اپ ڈیٹ کے

ساتھ دوبارہ پیش کریں۔

چنگول علی ایڈووکیٹ (اپوزیشن لیڈر) thank you جی۔

ڈپٹی اسپیکر۔ سوال نمبر پکاریں ●

☆ 815 جناب چنگول علی ایڈووکیٹ۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PSDP سال 2004-05 میں بی۔ ڈی۔ اے سیکڑ اسکیم نمبر

نمبر 2004.0769 اور 2004.0767 پر صفحات

نمبر 131 اور نمبر 2004.0915 کو بالترتیب 50 ملین، حفاظتی زرعی اراضی 35 ملین برائے

کارزمات صفائی اور 187 ملین پتیاہ ویلی ڈیولپمنٹ پروڈیکٹس قلعہ سیف اللہ  
(UN IDENTIFY) بغیر نشانہی منصوبوں کے لیے فنڈز کیوں مختص کئے گئے ہیں؟  
(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر PSDP میں منصوبے کا نام اور ضلع کے نام کی نشانہی کرنا  
کیوں ضروری ہے۔ اگر منصوبے کا نام اور منصوبے کے ضلع کا نام ضروری ہے تو۔ مخصوص کردہ اضلاع کے  
منصوبوں کو نشانہی سے مستثنیٰ کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ اسکی پس پردہ محرکات بیان کی جائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(جواب موصول نہیں ہوا)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس کا جواب ہے اس کو پڑھ لیں اور اس پر کوئی ضمنی ہے تو کریں؟

پگلول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اس میں یہ ہے کہ ہماری بغیر نشانہی کی اسکیمات کے یہ کس طرح  
لائے ہیں۔ اور وہ کون کون سے اضلاع ہیں بغیر نشانہی کے آپ نے پی ایس ڈی پی میں بھی ڈال  
دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی منسٹر صاحب۔

مولانا عبد الواسع (سینئر منسٹر) جناب مجھے افسوس اس پر ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کے دوست اور  
خاص کر قائد حزب اختلاف اگر وہ بجٹ کے دوران پی ایس ڈی پی اچھی طرح سے پڑھ لیتے اور اس پر  
کٹ موشن لاتے۔ اور وہ کٹ موشن لاتے ہم اس پر بات کرتے اور ابھی چھ مہینے سال کے بعد یہ ان کو یاد  
آتا ہے کہ یہ اس میں ہے دوسری بات یہ ہے کہ میں نے جو جواب دیا ہوا ہے بالکل صحیح ہے جس پر نظر  
ثانی ہوئی ہے اور مختلف سیکٹر میں پی ایچ ای اور سب کا نہ حزب اختلاف میں ہے نہ حزب اقتدار یہ سب کا  
نکل گیا ہے اور دوسرا یہ ریونیو ڈیولپمنٹ قلعہ سیف اللہ کا یہ کہتے ہیں قلعہ سیف اللہ کا تو پی ایس ڈی پی  
میں نام نشانہی نہیں ہے یہاں تو کوئی اسکیم اس طرح سے نہیں ہے اور جب ڈیولپمنٹ اسکیم ہے تو وہ پی  
ایس ڈی پی ان کے پاس پڑا ہوگا اگر وہ پرنٹ ہوا ہے تو ٹھیک اور اگر پرنٹ نہیں ہوا تو اس غلطی کی نشانہ  
دہی اس وقت کرتے لیکن یہ ڈیولپمنٹ پروڈیکٹ ہے قلعہ سیف اللہ میں چل رہا ہے اور اس سے یہ علاقہ

آباد ہو رہا ہے اور وہاں غریب لوگ مستفید ہو رہے ہیں یہ بہت اچھی اسکیم ہے بغیر نشان کے ہمارے پی ایس ڈی پی میں کوئی اسکیم نہیں ہے اور بغیر کسی نشاندہی کے اسکیم نہیں ہوتی ہے۔  
جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نواب اسلم ریسانی۔

نواب محمد اسلم ریسانی۔ جناب اسپیکر میں چیئر کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جہاں بھی جمعیت العلمائے اسلام کے دوستوں کے علاوہ دوسرے علاقوں میں ایم پی اے صاحبان ہیں ان کے ضلعوں میں بھی جو وہاں ایم ایم اے کے صدر ہیں ان کے تھرڈ اسکیمات identify کی جا رہی ہیں یہ بھی آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

مولانا عبد الواسع (سینئر منسٹر) میرے خیال میں بلوچستان کا ایک خطہ اپنا گھر سمجھتے ہیں اور ہمارے لئے محترم وطن ہے ورنہ اس طرح ہے کہ ڈیو پلپمنٹ پلاننگ صرف ضروریات کے مطابق ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں لسبیلہ کی بات کی ہے لسبیلہ تو میرا نہیں ہے دوسرا علاقہ تو میرا نہیں ہے جناب جہاں بھی ہو بلوچستان کے تمام خطوں میں ڈیو پلپمنٹ ہوتی ہے ہم اپنے گھر کی ڈیو پلپمنٹ سمجھتے ہیں اور میں اس ڈیو پلپمنٹ کی یقین دہانی کراتا ہوں۔

#### مداخلت

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میرا سوال یہ کہ چیاب ویلی پروجیکٹ کے نام سے اسکیم اس میں پی ایس ڈی پی میں ریفلیکٹ نہیں کروا سکتے۔ کیوں قانونی طور پر آئینی طور پر کیوں جو بھی اسکیم آپ ریفلیکٹ کروائیں گے۔ اس اسکیم میں آپ جو چیزیں مانگیں یا رکھیں گے وہ آپ پہلے ریفلیکٹ کریں گے۔ ڈیو پلپمنٹ کا مقصد کیا ہے۔۔ اسکول ہسپتال ایریگیٹیشن اس کی ڈیو پلپمنٹ کے بارے میں یہ واضح نہ ہو۔ آپ اس کو نہیں رکھ سکتے ہیں تو جناب اسپیکر ایک لسبیلہ کے نام سے ایک Various روڈ کے نام سے نئی ہو کر رہتا ہے۔ یہ غیر قانونی ہے اور اس طریقے یہ بھی غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ اور مولانا صاحب اپنے طریقے سے جیسے استعمال کرنا چاہیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - ضمنی کیا ہے؟

عبدالرحیم زیا رتوال ایڈووکیٹ - ضمنی یہ ہے کہ قانون نافذ اور آئینا نہیں رکھ سکتا اور اگر کہتا ہے کہ میں رکھ سکتا ہوں تو فلور پر جواب دیں تو اس کے بعد ہم دیکھیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - آپ چکول صاحب کو بولنے دیں بعد میں منسٹر صاحب آپ جواب دیں۔

چکول علی ایڈووکیٹ - اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں وضاحت کروں۔ اور بلوچستان کے مفاد کی خاطر دو جملے زیادہ بول دوں تو میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔ اگر ایم ایم کے ساتھ جو ایک پروپیگنڈہ چل رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ فنڈوں کی نابرابری اور عدم مساوات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے سینئر وزیر سے درخواست کرتا ہوں کہ جو تین چار سال میں بے قاعد گیاں ہوئی ہیں پہلے تو انہیں ہم نے درگزر کیا۔ خدا کے لئے اسے ابھی سٹریم لائن پر لائیں۔ کچھ ہمارے علاقے ایسے ہی بس ماندہ ہیں۔ وہاں حالات جوں کا توں ہیں۔ اس پر آپ ایک نگاہ ڈالیں۔ آپ ایک مذہبی آدمی ہیں۔ آپ اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ آپ لوگوں کے منشور مساوات انصاف ان چیزوں پر ہیں۔ اور ہم لوگ اگر ان چیزوں کو کہہ دیں تو آپ کہتے کہ یہ سیاست کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - چکول صاحب آپ ضمنی کریں؟

چکول علی ایڈووکیٹ - میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ہم جو چلا رہے ہیں۔ اس لئے ان میں جو بے قاعدگی ہے اور جو بے ضابطگی ہے۔ اس کی نشاندہی ہو۔ ابھی جو میں نے سوال کیا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ ہم لوگوں میں 0767 اور 069 کو نکال دیا ہے۔ یہ پی ایس ڈی پی میں جب آجائیں۔ اب اس بجٹ کی Approval کون دے گا۔ آپ کی اسمبلی۔ یہ بغیر اسمبلی جو وہاں اسکیموں کو Revise کرتے ہیں۔ یہ بیورو کریٹ اسکیمات کو نکال دیتے ہیں۔ یہ غیر آئینی عمل ہے۔ کیونکہ بجٹ آئین کے تحت بنایا جاتا ہے۔ اور اس کی Revise آپ کیوں بغیر آئینی صورت میں کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی منسٹر صاحب۔

مولانا عبدالوسح (سینئر منسٹر) جناب میں چکول بھائی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے نیک مشورہ دیا ہے۔ اور بہتری کے لئے مجھے کوئی مشورہ دینا چاہتے ہیں تو ٹھیک اور اگر میرے اندر کوئی کمی ہو تو بلوچستان

کی خاطر اپنے بھائیوں کی خاطر ضرور اپنے آپ سے یہ کمی نکال رہا ہوں۔ دوستی اس کو کہتے ہیں کہ آپ کسی دوست کو خیر کا مشورہ دے دیں۔ یہ میرے دوست ہیں انہوں نے مجھے خیر کا مشورہ دے دیا ہے۔ اس میں اگر کوئی کمی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمی مجھ میں نہیں ہے۔ اور غلط مشورہ ہے۔ بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ دو اسکیم ہیں میرے خیال میں یہ دو اسکیم نہیں ہیں۔ صرف ہم نے دو اسکیمات کے بارے میں اس وجہ سے کہا ہے۔ کہیں دو ممبروں نے ان کے بارے میں پوچھا ہے۔ ورنہ یہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے یہ فیصلہ کر دیا کہ ہمارے پاس پیسے فنڈ کم ہو گئے۔ ابھی بھی آپ کو ہمارے وسائل کے بارے میں پتا ہے۔ میں حرب اختلاف کے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ ہماری مالی حالت بہت خراب ہے۔ تو پچھلے سال جب ہماری مالی حالت خراب ہو گئی۔ اور مرکز کی طرف سے ہمیں فنڈز کم مل رہے تھے۔ اس بناء پر گورنمنٹ بلوچستان نے ایک فیصلہ کیا یہ دو اسکیمات کے ساتھ یہ تمام چیزیں نکال دیا۔ اس وجہ سے نکال دیا کہ ڈیرہ ٹو آرہا ہے۔ تو ان کو وہاں ایڈجسٹ کریں گے۔ تو اسی بنیاد پر ہم نے نکال دیا۔ رہا ریونیو ڈیویلیپمنٹ میں اگر موقع ملا تو کچھ کول صاحب کو سمجھا دیں گے۔ میں موقع پر کچھ کول صاحب کو لے جاؤں گا۔ تو وہ صورت حال کو خود دیکھ لیں گے۔ کتے اور انسان ایک ہی تالاب سے پانی پیتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے لئے کوئی ٹیوب ویل لگ جائے۔ پانی کا انتظام ہو جائے تو اس سے بڑا خیر کا کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے۔ بلوچستان پٹیاب کی طرح اور بھی بہت سے علاقے ہیں۔ لیکن میں سب کو یقین دہانی کرتا ہوں اگر ہماری مالی حالت بہتر ہوگی۔ تو ہی ان علاقوں کو ہم ڈیویلیپمنٹ کریں گے

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔ جی عبدالرحیم۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ پٹیاب ویلی اسکیم کے نام سے اور بجٹ مینول کے مطابق آپ ایسی اسکیم نہیں رکھ سکتے۔ ہمارے پی ایس ڈی پی میں Various اردو سبیلہ کیا ہے اور پٹیاب ویلی ڈیویلیپمنٹ ان کا میں پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

مولانا عبدالواسع (سینکرو زیر) جناب میں بتاتا ہوں۔ ہمارے علم اتنا ہے ہمارے علم کے مطابق ہم رکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کی معلومات زیادہ ہیں اس وقت پی ایس ڈی پی کے سامنے تھے۔ اور اسی فلور پر ہم نے رکھ دیا۔ اور اس پر اعتراض کرتے اس بجٹ کا بھی نہیں ہے۔ پچھلے سال کے بجٹ کا ہے۔ تو آپ اس

کی نشاندہی کر دیتے تو ہم اس کو صحیح کر دیتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید صاحب آپ اپنا اگلا سوال پکاریں۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب مجھے جواب نہیں ملا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منظر صاحب نے جواب دے دیا۔ جی رحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں نے یہ پوچھا تھا کہ ڈیویولپمنٹ ویلی کے نام جس کا مفہوم واضح نہ ہو آئینی طور پر اور بجٹ کے مطابق آپ ایسی اسکیم نہیں رکھ سکتے ہیں ہمارے PSDP میں روڈ کے نام سے لیبیلہ کا ہے اور ایک ڈیویولپمنٹ کا ہے انکا میں پوچھنا چاہا ہوں کہ آپ رکھ سکتے ہیں یا نہیں رکھ سکتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر شاید محترم کی معلومات مجھ سے زیادہ ہوتی آپ اسی وقت PSDP آپ کے سامنے تھے اور اسی فلور پر ہم نے رکھ دیا یہ تو اس PSDP کا نہیں ہے یہ تو پچھلے سال کے بجٹ کا ہے تو آپ اس کی نشاندہی کرتے تو ہم ان کی تصحیح کر لیتے۔ جناب اسپیکر۔ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی عبدالمجید خان اچکزئی صاحب آپ اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔ عبدالمجید خان اچکزئی۔ سر نواب صاحب کھڑے ہیں پہلے نواب صاحب بات کریں۔ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی نواب محمد اسلم خان ریسانی آپ فرمائیں۔

نواب محمد اسلم خان ریسانی۔ جناب میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں نہیں پچھلے بجٹ میں جو نا انصافی حزب اختلاف کے ساتھ ہوئی بلکہ Treasury benches کے دوستوں کے ساتھ بھی نا انصافی ہوئی اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی اسپیکر صاحب کی چیئرمین شپ میں اس کمیٹی کی سات مینٹنگز ہوئیں ہم حزب اختلاف کے دوست ہر مینٹنگ میں حاضر ہوئے تھے آپ کے مشر صاحبان میں سے کوئی بھی اس مینٹنگ میں نہیں آئے اس کمیٹی سے اسی وجہ سے اسپیکر صاحب نے استعفیٰ دیا۔

جناب اسپیکر۔ جی عبدالمجید خان صاحب اپنا اگلا سوال پکارے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر سردار اعظم صاحب نے کہا کہ مولانا صاحب نے ویلی کی بات کی ہے باقی حلقوں میں میرے خیال میں سارے منرل واٹر پیتے ہیں ہمارے حلقے میں لوگ منرل واٹر پیتے

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اچکنزی صاحب آپ اپنا گلاسوال پکاریں Please اچکنزی سوال نمبر

☆1029 جناب عبدالحمید خان اچکنزی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2004-2005 کے PSDP میں اکثر سکیمات کے لئے مختص رقم نئی اسکیمات کے لئے جاری کر دی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو PSDP میں منظور شدہ اسکیمات نکال کر ان کی جگہ نئی اسکیمات کے لئے رقم جاری کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

**جواب موصول نہیں ہوا۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید صاحب وہ ہو چکا ہے آپ دوسرا سوال پکاریں بس ہو چکا ہے۔

عبدالحمید خان اچکنزی۔ جناب اس کا مجھے جواب نہیں ملا ہے میں نے کوئی سپلیمنٹری Question نہیں کیا ہے کیسا ہو چاہے آپ کی یادداشت کیسی ہے جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید صاحب وہ سوال پکارا گیا تھا اس کے بعد دوسرا سوال آیا۔

عبدالحمید خان اچکنزی۔ جناب اس نام ہم لوگ کورٹ گئے تھے تھانہ میں نے کوئی سپلیمنٹری کی ہے نہ اس

کا مجھے جواب ملا ہے۔ Question No 1029

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں یہ سوال نمبر آپ اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں 1029 ہو چکا ہے Please

مجید صاحب آپ نام ضائع نہ کریں وہ ہو چکا ہے۔

عبدالحمید خان اچکنزی۔ جناب میں نے کوئی سپلیمنٹری نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ چلو مجید صاحب آپ سپلیمنٹری کریں۔

عبدالحمید خان اچکنزی۔ Thank you جناب اسپیکر جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید صاحب اس کا جواب ہے آپ کے پاس۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ میں نے کوئی ایسی کاغذ نہیں دیکھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے کاغذ آپ کو پہنچا رہا ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ ٹھیک ہے آپ دے دیں میں اس کو اسٹیڈی کرتا ہوں پھر سپلیمنٹری کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب آپ کو جواب ملا ہے جی مجید آپ سپلیمنٹری کریں۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ میں نے ٹیبل پر نہیں دیکھا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی مجید آپ سپلیمنٹری کریں۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ سر یہ ایک سال 2004-05 کا مسئلہ ہے پہلے وہ پڑھ لیں میں سپلیمنٹری

تیار کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ مجید خان صاحب آپ کے پاس تو آ گیا پہلے آپ نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا ہے

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اس تجویز کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جیسا کہ جمالی صاحب نے

دی تھی کہ 27 تاریخ کے اجلاس کے لئے رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید خان اس پر رولنگ آچکی ہے اس نے سنا نہیں ہے۔ آپ اپنی سپلیمنٹری کریں۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ نہیں جناب وہ پڑھ کر سنا دیں میں اس دوران سپلیمنٹری تیار کرونگا جناب 12

ارب روپے کی بات آپ کہتے ہیں کہ 2 منٹ میں سپلیمنٹری کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ غصہ صاحب آپ ان کو پڑھ کر سنا لیں پھر وہ سپلیمنٹری کریں گے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) بالکل جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے جناب اسپیکر یہ بالکل

درست نہیں ہے کہ محترم ممبر نے کسی اسکیم کی نشاندہی نہیں کی ہے اگر وہ نشاندہی کر لیتے تو تحقیق کرنے کے

بعد ایک مثبت جواب دیا جاسکتا البتہ اکثر اوقات جون کے مہینے میں فنڈ کے ضیاع یا لپس سے بچانے

کے لیے ایک اسکیم کی رقم دوسری اسکیم کو دی جاسکتی ہے جن کا خرچ ہونا ممکن ہو جہاں تک اسکیمات کی

نکلنے کی بات ہے وہ اسکیمات PSDP سے جذب کر دی جاتی ہیں جن پر کوئی جھگڑا ہوا یا ٹیکنیکل

بنیادوں پر مسئلہ ہو بغیر کسی مسئلہ یا جھگڑا کے یہ PSDP نکالا جاسکتا ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب میں سپلیمنٹری کروں اگر آپ ناراض نہ ہو؟

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی آپ سپلیمنٹری کریں۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ سر میں مولانا سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 5-2004 میں جاری اسکیمات کی مختص رقم روک کر کے اور کتنی اسکیمیں آپ نے روکی ہیں اور اس کے بجائے آپ نے نئی اسکیمیں ڈالی ہیں On going اسکیموں کو روک کر کے اس سے رقم روک کر کے آپ نے نئی ڈالی ہیں اس کی تعداد بتادیں؟

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ مجید خان صاحب آپ اس کے لئے فریش سوال لائیں اور اجلاس کو رول کے مطابق چلانے دیں دیکھیں اجلاس قواعد کے تحت رول کے تحت چلتا ہے کسی کی مرضی پر نہیں چلتا ہے یہ سپلیمنٹری نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ فریش سوال لائیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ کیسے نہیں بنتی ہے آپ جواب سے مطمئن ہیں ایک تو ایل ایف او ہمارے گلے میں پھنس گیا ہے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ نہیں آپ تشریف رکھیں تشریف رکھیں جی رحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر وہ اسکیمات PSDP سے نکالی گئی ہیں اس پر کوئی جھگڑا نہیں تھا اور یہ جو 20 روڈ نکالے ہیں کسی پر کوئی جھگڑا نہیں تھا تو بات انسان کرتا ہے تو کم سے کم اس کو طریقے سے اس کو اس بنیاد پر کریں جس کی بنیاد پر آپ پہلے سوال کے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ 20 روڈ نکالے ہیں اور آپ نے یہ نہیں کہا کہ جھگڑے کی بنیاد پر نکالے ہیں آپ نے اپنے پہلے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ ایریکیشن کی ساری اسکیمات نکالی ہیں آپ نے کہا کہ پی ایچ ای کی ساری اسکیمات نکالے ہیں اور یہاں کہتے ہیں کہ PSDP سے بغیر کسی جھگڑے کے روڈوں کو نہیں نکالا گیا ہے پھر کیسے نکالا گیا ہے؟

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی منسٹری اینڈ ڈی زیارتوال صاحب کی سپلیمنٹری کا جواب دے دیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر پہلے تو وہ سوال کرتے ہیں ہمارے جواب کے بارے میں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم جواب ہے لیکن وہ اپنے سوال کے بارے میں کبھی نہیں دیکھا ہے میں نے جواب کس طرح کئے یا نہیں کیے ہیں اب اگر آپ پڑھیں تو اس طریقے سے کیا جواب دے سکتے ہیں کہ کیا

وزیر منصوبہ مطلع فرمائیں گے کہ یہ درست ہے سال 2004-5 کے PSDP میں اکثر اسکیمات کے لئے مختص رقم نئی اسکیمات اب اکثر پر میں کیا کہوں اگر زیارتوال صاحب کہتے ہیں کہ میری اسکیمات کاٹ دی ہیں آپ اسکیم کی نشاندہی کر دیں۔

جناب ڈینی اسپیکر۔ جی سردار صاحب۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب مولانا صاحب سے میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ توئی۔

روڈ جو PSDP ساری تھا نمبر 2 چہر مرغزانی روڈ ضلع موسیٰ خیل جو PSDP میں تھا اسکو کیوں نکالا گیا اس کی کیا وجوہات ہیں؟

عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر میری بھی ایک پلینٹری ہے میرے حلقہ انتخاب میں تو پ اچکزئی اس علاقے کا نام ہے تحصیل دو بندی اس میں ایک روڈ ہے جس کا نام کرتوں فراغی روڈ ہے پی ایس ڈی پی میں ریفلیکٹ ہے بعد میں اس پر کوئی کام نہیں ہوا ہے اسی کے ساتھ ہی دوسرا روڈ ہے غز بند دو بندی روڈ وہ بھی پی ایس ڈی پی میں ریفلیکٹ ہے اس کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا ہے نہ اس پر کوئی کام ہوا ہے دونوں روڈوں کی تفصیل دی جائے؟

جناب ڈینی اسپیکر۔ جناب منسٹر صاحب آپ جواب دے دیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر اس پر حمید خان صاحب نے میرے ساتھ باہر بھی بات کی تھی پی ایس ڈی پی پر کونسا پی ایس ڈی پی۔ 3-2-1-2003 ہو تو کسی وقت بھی پی ایس ڈی پی میں آئے تھے اور کچھ اس طرح کی اسکیمات ہیں جو کہ ریفلیکٹ ہو چکی تھیں جناب اسپیکر میں کہتا ہوں کہ غز بند روڈ پر وہ اپنا بھی حوالہ دیں کہ 4-2003 یہ نمبر تھے اب 6-2005 اگر کوئی نکالا ہے تو میں جواب دینے کو تیار ہوں۔ جناب اسپیکر کچھ اس طرح ہے کہ 4-2003 میں جو اسکیمات شامل ہیں وہ اسکیم جب مکمل ہوتی ہے PSDP سے نکل جاتی ہے۔

جناب ڈینی اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی حمید خان صاحب۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر اگر آپ نے ایک روڈ ایڈمنٹیفائی کیا ہے کہ یہ روڈ 20 کلومیٹر تک بنے گا ایک سال اس کے 10 کلومیٹر پر کام ہوتا ہے دوسرے سال PSDP میں 10 کلومیٹر دوسرا حصہ

آتا ہے ہمارے وہ روڈ نکالے گئے ہیں جو 5-4-2003 ان کو نکالا گیا ہے جناب اسپیکر صاحب  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اپکنزٹی صاحب آپ روڈ اور ڈیٹیلز آپ کہتے ہیں اس کے لئے آپ ایک فریش  
 Question دیں کیونکہ وزیر صاحب کو پورا PSDP یاد ہونا مشکل ہے آپ جو کہہ رہے ہیں  
 عبدالمجید خان اچکزٹی۔ جناب آپ قلعہ سیف اللہ کی کسی بھی گلی کا اس نام لے لیں اسکو یاد ہوگا۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ ایسا کریں کہ آپ ایک Question دیں اور آپ کو ڈیٹیل میں آپ کو  
 جواب ملے گا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ ابھی مولانا صاحب نے آپ کے سامنے یہ  
 کہا کہ ایک اسکیم جب مکمل ہوگئی ہے تو اس لئے وہ نکل گئی ہے میں اپنے حلقے میں ڈیمینارک کے نام سے  
 ایک اسکیم ہے وہ 5-4-2003 کے اس میں مکمل ہوا تھا 5-2004 کے PSDP میں نہیں تھا  
 6-2005 کے PSDP میں اسکو کیسے ڈالا گیا۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب دیکھیں آپ فریش Question کریں آپ تشریف رکھیں مجید خان آپ  
 تشریف رکھیں۔

عبدالمجید خان اچکزٹی۔ ٹھیک ہے جناب اسپیکر ہم سب بیٹھ جاتے ہیں آپ خود سوال پکاریں۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید خان صاحب آپ اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

عبدالمجید خان اچکزٹی۔ Question No1030

1030 جناب عبدالمجید خان اچکزٹی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2003-2004 کی جاری بعض اسکیمات آبادی و زراعت کے لئے  
 مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترتی تھیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو ان اسکیمات کو نکالنے کی وجوہات بتلائی  
 جائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جواب موصول نہیں ہوا۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر صاحب جواب ٹیبل پر آچکا ہے۔

عبدالجید خان اچکزئی۔ میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہے میرے سامنے یہ ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ منسٹر صاحب آپ اپنا جواب پڑھ لیں تاکہ خان صاحب۔  
Supplementary کریں

عبدالجید خان اچکزئی۔ جناب جب یہ جواب پڑھے گا پھر میں سپلیمنٹری کرونگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مجید اچکزئی صاحب اس طرح اسمبلی نہیں چلتی ہے you are please  
responsibale Member آپ روز کو Follow کریں۔

عبدالجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب اگر ہم Supplementary Question کریں  
گے تو آپ کہیں کہ اس کو کوئی اسکیم کا پتہ نہیں ہے کیونکہ ان کا حلقہ انتخاب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ یہ اگر Supplementary بنے گا تو میں Allow کروں گا اگر نہیں بنے گا

am not allowed That is very cleare مولانا صاحب آپ ان کو بولنے دیں یہ کیا  
Supplementary پوچھ رہے ہیں۔

عبدالجید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر کچھ اسکیمیں ہم اڈیشنل قائی  
کریں گے یا ہم پوچھیں گے کسی روڈ کے بارے میں یہ کہیں کہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ اگر مولانا صاحب  
kindly تین سال کی لسٹ دیں گے کہ یہ اسکیمیں ہماری رکھی ہوئی ہیں۔ اس پر آپ رولنگ دیں ہم ان  
کو یہ بتادیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ کو جن اسکیموں پر ہے کہ یہ لسٹ میں نہیں ہیں آپ اس پر فریش Question  
لائیں۔

عبدالجید خان اچکزئی۔ سراسر میں Supplementary کرتا ہوں تو یہی کہتے ہیں کہ اس روڈ کا  
مجھے پتہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس میں کہتا ہوں کہ آپ فریش Question لائیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اگر ڈیٹیل میں محکمہ جواب دیتا تو ہماری سپلیمنٹری ہوتی مولانا صاحب نے خود اس فلور پر کہا کہ میں نے سارے سوالوں کے جواب دینے کی تیاری کی ہے۔  
 مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر جواب مبہم ہو تو میں جواب کیا دوں؟  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مولانا صاحب جب آپ کو جواب دینے کیلئے کہا جائے پھر آپ جواب دے دیں۔  
 عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر مطلب میرے question ختم ہو گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ خود کہہ رہے ہیں میں روٹنگ دیتا ہوں کہ جو آپ کے روڈ ہے جو اسکیمات ہیں آپ سمجھتے ہیں۔ کہ PSDP سے ان کو نکال رہے ہیں آپ ان تمام پر ایک Question دیں اور متعلقہ محکمے کو ہم بھیجیں گے وہ آپ کو ہر اسکیم کی ڈیٹیل سے جواب دیں گے۔ جی محترمہ ڈاکٹر شمع صاحبہ۔  
 ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ جناب اسپیکر یہ ہماری Request ہے کہ یہ ہمارے PSDP میں مولانا صاحب صرف اور صرف اپنے علاقے کے فمٹر بنے ہوئے ہیں ہمارے علاقوں کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ no on this is no Supplementary جی شفیق صاحبہ۔

شفیق احمد خان۔ جناب والا انہوں نے کہا کہ گراسیم جاری نہ ہو تو اسکو نکالا جاسکتا ہے کئی Importe اسکیم بنانی ہو تو اس کو shift کی جاسکتا ہے عجب خان پل برج انہوں نے بنایا ادھر اپوز ڈر کراس میں اتنا مین ہول چھوڑ دیا ہے کہ وہاں پر کیا روزانہ ایکسڈنٹ ہو رہے ہیں۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ یہ کونسا روڈ ہے

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر صاحب عجب خان پل برج انہوں نے بنایا ہے ACS صاحب کے گھر کا راستہ بھی ادھری سے ہے وہ سامنے بیٹھے ہیں ابھی اس پر صرف اور صرف 15-14 لاکھ روپے خرچہ بقایا ہے وہ اس کو پتہ نہیں کام بند کر دیا ہے۔  
 جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب میں وہاں پر شفیق صاحب کے ساتھ خود جاؤنگا وہاں پر وہ نشاندہی کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی مولانا صاحب Well and good جی اب جناب جان محمد جمالی

صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب سوال نمبر 1066

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

1066 میر جان محمد جمالی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2005-06 کے PSDP میں ایم پی ایز کیلئے 50 لاکھ فنڈز مختص نہیں کئے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فنڈز مختص نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جی ہاں یہ درست ہے کہ مالی سال 2005-06 میں ایم پی اے پروگرام کو جاری رکھنے کیلئے 50 لاکھ روپے مختص کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام ممبران اسمبلی کو اس سلسلے میں خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جی جان محمد جمالی۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر صاحب وزیر اعلیٰ صاحب آجائیں گے اور اتوار کو آخری Day ہے سیشن کا۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ جان جمالی صاحب Question پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کے بارے میں ہے۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر میں آپ کو بیک گراؤنڈ دیتا جاؤں کہ جب آپ بھی ناراض تھے ڈپٹی اسپیکر شپ کی چیئر پر نہیں بیٹھ رہے تھے آپ ابھی پھر واپس آگئے تو میں سوال ڈالا تھا وزیر اعلیٰ صاحب پر کیونکہ مجھے معلومات ہو کہ پی اینڈ ڈی بھول گیا ہے سبجکٹ نادر علی والا پی اینڈ ڈی تیوم صاحب کو تو موقع ہی نہیں ملا پی اینڈ ڈی کا تو شکر ہے کہ کیمپین فرید احمد زئی نے بہت تیزی سے جیٹی نکالی اور ایم پی ایز فنڈ کا معاملہ چل پڑا کیونکہ کرنے والا وہی ہے جناب میر اسوال تھا وزیر اعلیٰ صاحب تو آکر گراہیں پی اینڈ ڈی

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب اسپیکر صاحب جان جمالی صاحب آپ کے سوال کا تو جواب آچکا ہے۔  
میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر ٹھیک ہے میں اس سے انگری ہوں جواب تو آچکا ہے لیکن میں معلومات  
دے رہا تھا Back Ground کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ جو انہوں نے پیسے رکھے ہیں  
Representative Public پروگرام کیلئے ہم 65 MPAs ہیں انہوں نے 16 کروڑ  
روپے رکھے ہیں۔ جب کہ ان کو رکھنے چاہئے تھے جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب میں نے بھی PSDP دیکھا ہے اور آپ نے بھی پڑھا ہے میری  
آپ سے گزارش ہے کہ جب وزیر صاحب نے Clearly کہہ دیا ہے اور جنہوں نے سوال کیا ہے تو  
اس لئے زیارتوال صاحب سپلیمنٹری نہیں بنتا ہے۔ زیارتوال صاحب آپ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب یہ بالکل انصاف نہیں ہے اور یہ رول کی وائیلیشن ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب Please زیارتوال صاحب No No آپ تشریف  
رکھیں۔ زیارتوال، زیارتوال صاحب جی بسنت لال گلشن آپ بولیں۔

بسنت لال گلشن۔ جناب اسپیکر Point of order یہ جو زیارتوال صاحب فرما رہے ہیں یہ  
ایم پی اے فنڈ جو پی ایس ڈی پی میں Reflect کر رہے ہیں وہ جو لپس شدہ اسکیمیں تھیں ان کو  
Reflect کر رہے ہیں یہ جو 16 کروڑ کی بات ہے۔

عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب آخر یہ 16 کروڑ کدھر سے آگئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب جب یہ دیتے ہیں تو کہتے ہو کہ کہاں سے دیا ہے اور جب ندیے  
تو کہتے ہو کہ نہیں دیتا ہے زیارتوال صاحب آپ سے گزارش ہے کہ چیئر کے ساتھ تعاون کریں  
Please زیارتوال صاحب آپ تشریف رکھیں جی جان صاحب آپ اپنا سوال نمبر پکاریں۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر سوال نمبر 1067

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی جان صاحب Please آپ اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

میر جان محمد جمالی۔ Question No 1067

☆ 1067 میر جان محمد جمالی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اراکین اسمبلی کو گزشتہ دو دہائیوں سے مسلسل ترقیاتی فنڈز 50 لاکھ دیے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو موجودہ دن بدن بڑھتی ہوئی مہنگائی کے برعکس معروضی حالات میں یہ رقم انتہائی قلیل نہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایم پی ایز فنڈز کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جی ہاں یہ درست ہے کہ ایم پی اے پروگرام کے مختص شدہ رقم مبلغ 50 لاکھ کو بڑھانے کا کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ کیونکہ PSDP کھلی طور پر ایم پی اے صاحبان کی تجویز کردہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی منسٹر صاحب۔

مولانا عبدالواحد (سینئر وزیر) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Answer taken as Read any supplementary no

جی جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ میرا پھر یہ وزیر اعلیٰ صاحب سے سوال تھا لیکن وہ کہتے

ہیں کہ موبائل فون پر کال ڈائیوڈ ہو گئے وہ P&D کے کھاتے میں آ گیا میری گزارش ہے کہ 1988

سے یہ حکومت ایم پی اے فنڈز اس کے حوالے سے ہو رہے ہیں وہ چیز یا وہ کمرہ جو ایک زمانے میں ایک

لاکھ روپے میں بنتا تھا آج وہ دو لاکھ روپے میں بن رہا ہے میری گزارش ہے کہ Cabinet سے

Treasury benches سے کہ وہ خود یہ فیصلہ کریں کہ ایم پی اے فنڈز کو فوراً بڑھایا جائے کیونکہ

PSDP پر Opposition کو بھی اعتراض ہے اور آپ کی یہ جو اسمبلی کی عمر ہے وہ ابھی اختتام پذیر

ہونے والی ہے کوئی تو نیکی کریں دوسرا جناب میں ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو Releases ہیں ایم پی پی اے فنڈ ضرور ہائی ڈیفنٹی فائی اسکیم کرتے ہیں Amount Release کے وقت ایم پی اے کا اختیار نہیں ہوتا اور Implementation وقت بھی ایم پی اے کہہ سکتے ہیں ابھی مولانا صاحب آخری اور اختتام پذیر کا لفظ غور سے سنیں تو نیکی کر کے جائے کہ جانے کے بعد ہم دوست بنا کر جائیں کچھ نیکی کر کے جائیں تاکہ لوگ یاد کریں کہ خود غرض نہیں تھے انہوں نے سب کی بھلائی کی شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی عبدالرحمن جمالی صاحب آپ فرمائیں۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر جان جمالی کا Question یہ تھا کہ 1988 سے یہی 50 لاکھ روپیہ ہر ایم پی اے کو دیا جا رہا ہے کہ گرانی اتنی ہو گئی ہیں پرائس اوپر چلے گئے ہیں کہ آیا Treasury Banches\Cabinet اس پر سوچ کریں گی کہ اسکو بڑھایا جائے یا نہ بڑھایا جائے ہم اپنی طرف سے کوشش کریں گے موصوف کو یہ کہیں گے کہ جیسے ہی ہمارے صوبے کی مالی صورت حال بہتر ہوگی ہم یہ کوشش کریں گے اسکو ڈبل کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ تشریف رکھیں جی مولانا صاحب آپ جواب دیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر ہمارے صوبے کی مالی حالت انتہائی خراب ہے اگر اللہ نے ہماری مالی حالت ٹھیک کر دی کیونکہ جان جمالی صاحب کی بات میں انتہائی وزن ہے اس وقت کی حالت اور اس وقت کی حالت میں واقعی بہت فرق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک کروڑ کی بجائے ڈیڑھ کروڑ ہو جائے تو بہتر ہے لیکن حالت کو دیکھنا پڑے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی ٹھیک ہے مولانا صاحب جی شفیق احمد خان۔

شفیق احمد خان۔ جناب انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ PSDP کھلی طور ایم پی اے صاحبان کا تجویز کردہ ہے اس میں ایم پی اے سے تو انہوں نے کوئی تجویز لی نہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو انہوں نے لکھا ہے اور مولانا واسع صاحب کا جواب ہے جمعہ گئی صاحب آپ بھی اس چیز کو غور سے سنیں انہوں نے کہا ہے کہ یہ ایم پی اے کا تجویز کردہ ہے ہم سے جو تجویز لی وہ تو نواب اسلم صاحب نے Clear کر دیا

کہ کمیٹی بنائی اور اس میں تمام ساتھی بیٹھیں کبھی بھی وزیر موصوف موجود نہیں ہوئے اس کے ساتھی نہیں آئے کوئی بھی نہیں آیا احتجاجاً اسپیکر صاحب نے استعفیٰ دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اسپیکر صاحب نے استعفیٰ اس کمیٹی کے چیئر میں شپ سے دیا۔

شفیق احمد خان۔ وہ دیتے نہیں ہے ایسے تو کون استعفیٰ دیتا ہے ہم لوگ ایم۔ پی۔ اے شپ سے نہیں دے رہے ہیں تو اس میں تھوڑی سی وضاحت یہ ہے اور یہ Clear ہونا چاہئے۔ یہ ایم پی ایز کے منظور شدہ PSDP نہیں ہے بلکہ یہ چند ڈسٹرک کے نمائندوں کے منظور شدہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی جمعہ خان گٹھی صاحب۔

میر جمعہ خان گٹھی۔ جناب میں پہلے Point of Order پر اٹھ گیا آپ نے میری زبان بند کر دی اب میں کیا بولوں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ابھی آپ اپنی سپلیمنٹری کریں۔

میر جمعہ خان گٹھی۔ جناب اب کہنیکا کچھ فائدہ ہی نہیں ہے سننے والا کوئی نہیں ہے اندھے کے سامنے رونا فضول ہے اور آپ لوگوں کا وقت کا ضائع ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی جمالی صاحب۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) ایک جو آج کل ہم 50 لاکھ کہہ رہے ہیں ہر ایم۔ پی۔ اے کے لحاظ سے ایک ٹریڈیشن بنی 1985 میں جب غیر جماعتی بنیاد پر اسمبلیاں بنی تھیں حالانکہ کسی ایم۔ پی۔ اے، ایم این اے سینئر کا حق نہیں بنتا ہے پیسے کا اگر آپ پرانی اسٹری دیکھیں ان میں اسی لیت پڑھ گئی ہیں یا عادت ڈال دی گئی ہیں تو حالانکہ کسی ایم پی اے یا ایم این اے کا کوئی حق نہیں بنتا ہے یہ elect ہو کر لوگوں سے آتے ہیں وہ امیدیں واسطے رکھتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ نہ کچھ ملے گا اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ ہر ووٹر اپنی قیمت مانگتا ہے ہم لوگ بھی اسی چیز میں آگے ہیں جو کہ پارلیمانی روایات کے ٹوٹل خلاف ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جان جمالی صاحب، شفیق احمد خان آپ تشریف رکھیں جی زیارتوال صاحب آپ

بولیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر میری اسپیکرمنٹری یہ ہے مولانا واسع صاحب سے انہوں نے جواب میں لکھا ہے جیسا کہ شیفت صاحب نے بھی کہا کہ PSDP جو ہے وہ کھلی طور پر ایم پی ایز کے تجویز پر ہیں اب انہوں نے مجھے یہ کلیئر کر دیا کہ میں اپنے حلقے کا اتنا بڑا دشمن ہوں کہ ان کے PSDP میں میری ایک اسکیم بھی نہیں ہے اس کے معنی یہ ہے کہ میں نے تجویز دی ہے کہ میرے حلقے میں کوئی ترقیاتی کام یا اسکیم نہ دیں جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب تو اپنی گپ شپ میں مشغول ہو گئے اور وہ اس کا جواب نہیں دیں گے تو یہ اس کو درست کریں کہ ہماری تجویز پر PSDP نہیں بنا ہے اگر ہماری تجویز پر بنا ہے تو میں اپنے حلقے کا دشمن کیسے ہو سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی مولانا واسع صاحب منسٹری اینڈ ڈی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب رحیم صاحب کی ضمنی کیا تھی اگر وہ دوبارہ دہرائیں تو۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ میں نے پہلے کہا کہ مولانا صاحب گپ شپ میں مشغول ہیں ان کی توجہ ادھر نہیں ہے مشکل ہے کہ میری ضمنی اس کے سمجھ میں آئے وہی میری بات درست ثابت ہو گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب Please آپ اپنی سپلیمنٹری دوبارہ دہرائیں۔ جی حافظ احمد اللہ

حافظ احمد اللہ (وزیر ہلتھ) جناب اسپیکر مولانا صاحب مولانا واسع صاحب اس لیے نہیں سن رہے تھے کہ وہ منسٹر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی زیارتوال صاحب آپ دوبارہ سپلیمنٹری کریں اور مولانا صاحب آپ توجہ سے سنیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں دوبارہ Question کر رہا ہوں مولانا واسع صاحب سے میرا سوال یہ ہے انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ PSDP کھلی طور پر ایم پی اے صاحبان کا تجویز کردہ ہے اب میرے حلقے میں 2005 کے پی ایس ڈی پی میں نہیں ہے مجھے اپنے حلقے کا اتنا بڑا دشمن قرار دیتے ہیں اور میں نے تجویز کی ہے کہ ہرنائی پورا ہو گیا ہے ہرنائی کے حلقے میں کچھ بھی نہ دوں یہاں

انہوں نے یہی بات کہی لکھی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر منصوبہ بندی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) میرے خیال میں ہمارے اب تک ہی ہے کہ ہم نے اکثر ایم پی ایز صاحبان کی تجاویز کو مد نظر رکھ کر وہاں محکموں کے بھی اور ایم پی اے صاحبان کو ہم نے تجویز دی ہے کہ اگر زیارتوال صاحب کے ساتھ جیسا بھی جس قسم کا بھی امتیازی سلوک ہوا ہے تو ہم ان کو دور کریں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب 2005-06 کے پی ایس ڈی پی میں میرے حلقے میں ایک پیسے کی بھی اسکیم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب منسٹر صاحب نے آپ کو کہہ دیا ہے آپ ان سے ملیں آپ اس کو تجویز دیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں بیس مرتبہ ان سے ملا ہوں وہ سنتا نہیں ہے جناب 15 دن یہ فارن میں میرے ساتھ تھے میں نے ان کو ساری داستان سنائی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ انہوں نے آپ کو ایک پیشکش کی ہے ان کا آپ فائدہ لیں جی رحیم زیارتوال صاحب اپنا اگلا سوال پکار لئے۔

شفیق احمد خان۔ جناب مجھے آپ نے کہا تھا کہ بعد میں اجازت دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Sorry زیارتوال صاحب پہلے شفیق صاحب ایک سپلیمنٹری کر لیں پھر آپ اپنا سوال پکاریں۔

شفیق احمد خان۔ جناب منسٹر پارلیمانی امور نے یہ کہا کہ پچاس لاکھ روپے میں رکھے گئے ہیں وہ ختم ہونے چاہیے ہم تو چاہتے ہیں کہ PSDP بھی ختم کر دیں اور یہ بھی ختم کر دیں 22 ہزار روپیہ تنخواہ کیلئے ہم لوگ تو یہاں نہیں آئے ہیں ہم تو لوگوں کے مسائل لیکر یہاں آئے ہیں تاکہ ان کے مسائل حل ہوں۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) آپ غلط فرما رہے ہیں میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کو ختم کیا جائے بلکہ سارا ایوان یہ کوشش کر رہا ہے کہ اس کو بڑھایا جائے یہ غلط بیانی سے آپ کام نہ لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ تشریف رکھیں جی رحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ پارلیمانی امور کے منسٹر بتا رہے ہیں کہ یہ سیاسی رشوت ہے ایک گند ہے ہمیں نہیں چاہیے خدا کیلئے نہیں چاہیے جرنیلوں کا تخلیق کردہ ہے میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں جیسا کہ ہمارے منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس گند سے ہمیں نکالا جائے ہم جس مقصد کیلئے آئے ہیں وہ مقصد یہاں پورا کریں گے اور یہ جو گند ہے اس سے ہمیں نکالیں اور اس کو ختم کر دیں  
واسع صاحب کو یہ 50 لاکھ مبارک ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ رحیم زیارتوال صاحب آپ اپنا سوال نمبر پکاریں۔ رحیم زیارتوال صاحب  
Please رحیم صاحب Please رحیم صاحب اب آپ اپنا گلا سوال نمبر پکاریں۔

عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر۔ Question No 1121۔  
جناب ڈپٹی اسپیکر۔ Question No 1121 اس کا سوال آپ کے ٹیبل پر پڑا ہوا ہے اگر آپ کو کوئی ضمنی کرنا ہو تو کریں۔

☆ 1121 عبدالرحیم خان زیارتوال ایڈووکیٹ۔  
کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ مالی سال 2004-05 کے PSDP میں برائے سیاحت ہنہ زرغون غروڈ کی تعمیر منظور ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نظر ثانی (Revised) مذکورہ PSDP سے یہ روڈ نکال دیا گیا ہے اور وہ مالی سال 2005-06 کے PSDP میں بھی مذکورہ روڈ شامل نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی وجہ کیا ہے۔ نیز کیا حکومت اس اہم تفریحی مقام کا روڈ پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

### جواب موصول نہیں ہوا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سال 2004-05 میں یہ روڈ چھ کلومیٹر ہے۔

Improvement of the land scap toorGhar shaban یہ کہتے ہیں جناب

نہیں ہے میں کہاں جاؤں۔

(مداخلت)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) آپ نے زرغون غریباں لکھا ہوا ہے اس کا کیا نام ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں نے کیا لکھا ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر صاحب نے کہا ہے 0853 اس کا نمبر ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) آپ نے ہنہ زرغون غرروڈ لکھا ہوا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہاں زرغون غرروڈ لکھا ہوا ہے۔

Zarghoon ghar road and improvement of land scap  
toorghar shaban. زرغون غر لکھا ہوا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر زرغون تو ایک پورے علاقے کا نام ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب نے پی ایس ڈی پی نمبر بتایا ہے سال بتایا ہے 0853 اس کا

سیریل نمبر ہے اور 2004-05 کا یہ پی ایس ڈی پی ہے۔ اگر اس میں وہ reflected ہے تو

جیسا کہ آپ نے جواب میں لکھا ہے نہیں تھا جبکہ زیارتوال صاحب نے آپ کو clear بتا دیا ہے

آپ مہربانی کر کے اس کو چیک کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب پی ایس ڈی پی میں اس نام سے نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ دیکھیں آپ چیک کریں۔

(مداخلت)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی ایک تو سپلیمنٹری کا حل کریں۔ منسٹر صاحب آپ اس نمبر پر چیک کر لیں۔ اگر

2004-05 کے پی ایس ڈی پی میں یہ reflected تھا تو زیارت وال صاحب کی تسلی کرادیں کہ وہ

کیا ہے۔۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) زیارتوال صاحب نے ایک نمبر دیا ہے ہم چیک کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ میں آپ کیلئے نمبر دہراتا ہوں 0853 یہ سیریل نمبر ہے۔ اور یہ 2004-05 کے پی ایس ڈی پی میں ہے۔ آپ اس کو چیک کر لیں اور معزز ممبر صاحب کی تسلی کرادیں۔  
جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب پی ایس ڈی پی سال 2004-05 روڈ سیکٹر میں construction of black top road mosa khail to sungar اس کے لئے دس ملین روپے رکھے گئے ہیں اور پی ایس ڈی پی کا صفحہ نمبر ہے 38 اس روڈ کو نکالا گیا ہے۔

دوسرا روڈ ہے میرا صفحہ نمبر 38 پر construction of black top road chapr Mulghani to tonsa یہ بھی دس ملین کا ہے اس کو بھی PSDP سے نکالا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس کو بھی چیک کر لیں اس کی وجہ کیا تھی اور ممبر صاحب کو تسلی کرادیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب اگلا سوال پکاریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس کو کہہ دیا گیا ہے۔ The chair has directed.

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب جج کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ان کیلئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ پہلے اپنا سوال پکاریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اس کا جواب نہیں ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ بنا لیں گے اس کو پہلے ڈالا گیا ہے زرغون غر کے لئے روڈ ہے اس کو دوبارہ ڈالا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ دوسرے سوال پر آئیں اس پر کہہ دیا گیا ہے آپ ان سے ملیں گے اور آپ کی Grievance دور کریں گے۔ آپ اپنا سوال پکاریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ اپنا سوال نمبر 1122 پکاریں۔

☆ 1122 جناب عبدالرحیم زیارتوال

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی۔ ایس۔ ڈی۔ پی سال 2004-05 میں منظور شدہ ڈیم و ام تنگی

تخصیص ہر نائی پی۔سی اتخمینہ (اسٹیٹیٹ) تیار ہونے کے بعد نظر ثانی شدہ (Revised) پی۔ایس۔ڈی۔ پی سے نکال دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت اتنے اہم ترین ڈیم کو دوبارہ پی۔ایس۔ڈی۔ پی میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) صوبے میں مالی وسائل اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے پی ایس ڈی پی 2004-05 پر نظر ثانی کرنی پڑی ایریکشن سیکٹر میں شامل نئی اسکیمات کو نکالنا پڑا جس میں مذکورہ ڈیم بھی شامل ہے۔

(ج) ان کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) اس کا جواب ٹیبل پر پڑا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ یہ ٹیبل پر ہے کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب یہاں پر یہ کہتا ہے کہ ایک تو یہ روڈ جو انہوں نے نکالا ہے کہ فنڈ

کی کمی کی وجہ سے یہ روڈ نکالنا پڑا نہیں فنڈ کی وجہ سے یہ ڈیم نکالنا پڑا ہے۔ جناب تو پی ایچ ای ایریکشن

کا یہ ہمارا ایک اہم ڈیم تھا۔ اس سے ہزاروں ایکڑ زمین سیراب ہو سکتی تھی۔ اب یہ نکال دیا ہے میں نے

سوال یہ کیا ہے کہ آئندہ اس کو شامل کریں گے یا نہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) جناب اسپیکر اس ڈیم کے بارے میں پوچھا ہے جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ

چکا ہوں کہ روڈ سیکٹر اور پی ایچ ای سیکٹر کے جتنے بھی ڈیم تھے ان کیلئے ہم آئندہ ایک جامع

پروگرام بنا رہے ہیں یہ سارے صوبے کے ڈیم اس میں شامل ہیں۔ اکتالیس یا بیالیس ڈیم شامل ہیں

ہم نے گورنر صاحب کو پیش کئے ہیں اور مرکزی فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے ہم نے پیش کیا ہوا ہے۔

مالی حالت اگر ہمارے صوبائی حکومت کی بہت بہتر ہوئی تو پھر بھی ٹھیک ہے ورنہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے

توسط سے ہم یہ ڈیم مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس ڈیم کو بھی اس میں شامل کریں۔

مولانا عبدالواحد (سینئر وزیر) جی ہم اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ زیارتوال صاحب اب آپ کی تسلی ہوگئی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں تسلی تو نہیں ہوئی ہے۔ بس ٹائم گزارنا تھا گزار لیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ the question is over۔ وقفہ سوالات ختم۔

سیکرٹری اسمبلی۔ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں۔

محمد انور لہڑی (سیکرٹری اسمبلی) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

1۔ وزیر خزانہ سید احسان شاہ صاحب سرکاری مصروفیات کی وجہ سے اسلام آباد میں ہیں لہذا آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

2۔ جناب محمد اکبر مینگل ایم پی اے صاحب نجی مصروفیات کی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

3۔ وزیر معدنیات سردار مسعود علی خان لونی صاحب جب کے دورے پر ہیں لہذا آج کے اور سٹائپس کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

4۔ وزیر حج و اوقاف مولوی درمحمد پرکاشی صاحب سرکاری دورے پر نصیر آباد گئے ہوئے ہیں لہذا آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

5۔ وزیر سوشل ویلفیئر محترمہ پروین گسی صاحبہ کراچی میں علاج کے سلسلے میں مصروف ہونے کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتیں۔

6۔ اقلیتی امور کے وزیر جے پرکاش صاحب طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

7۔ وزیر صنعت میر عبدالغفور لہڑی صاحب سرکاری دورے پر ہیں لہذا آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

8۔ وزیر ایکسائز و ٹیکسیشن میر امان اللہ نونیزئی صاحب اپنے علاقے کے دورے پر ہونے کی وجہ

سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

9۔ وزیر مواصلات و تعمیرات آغا فیصل داؤد صاحب پشاور میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے درخواست دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں۔  
(رخصتیں منظور ہوئیں)۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اسپیکر۔ میں قاعدہ 177 کے تحت چند ذاتی معروضات کی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی اجازت ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اسپیکر پہلے پوائنٹ آف آرڈر ہم نے کچھ کہا اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں اور اختر لاگو آج صبح دونوں ہائی کورٹ چلے گئے۔ ہمارے دوستوں کے کیس تھے پیشی میں مجھے اسلم گرگناڑی اور خدا بخش بڑنجو کو جس کا آپ کو پتہ ہے ان کو دہشت گردی کے غلط الزام میں گزشتہ کچھ عرصہ پہلے گرفتار کیا گیا اور ان کو تار چر کیا گیا۔ جس کے خلاف تمام بلوچستان میں شور شرابہ ہوا جیسے ہوئے مظاہرے ہوئے قراردادیں پاس ہوئیں اور وہی مسئلہ اسمبلی میں بھی آیا۔ ہمارے دوستوں نے اسی مسئلے کو کورٹ میں پیش کیا اور وہ بری ہو گئے۔ جن کے خلاف حکومت نے دو بارہ کیس کیا انہوں اپیل کی ہے ہم اپنے دوستوں کی پیشی پے گئے تھے جب ان کو دوبارہ ڈیٹ دی تو جب ہم اپنے دوستوں کے ساتھ باہر نکلے۔ باہر نکل رہے تھے تو مرزا عبدالحق کی قیادت میں جس میں انسپکٹر برکت بھی تھا انہوں نے ہائی کورٹ کا گیٹ بند کر دیا اور ہم پے بند ووق تانی۔ کہ ہم آپ کو باہر نہیں آنے دیں گے۔ جس سے ایک تو توہین عدالت کی کہ ان کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کسی بھی پولیس افسر کو کہ وہ عدالت کا گیٹ بند کر دیں۔ اور عدالت کے اندر کسی کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں جبکہ نہ ان کے پاس وارنٹ تھے اور ہم بھی تھے مجھ پر اور اختر لاگو پر باقاعدہ بند ووق تانی۔ جس سے ہم سمجھتے ہیں ہمارا استحقاق بھی مجروح ہوا۔

جناب والا! پولیس کی یہ حرکتیں دن بدن بلوچستان میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ جن میں کوئی شریف شہری محفوظ نہیں۔ جب ایک عدالت کے سامنے وہ ایک ایم پی ایز پر بند ووق تانی ہیں تو اسکے معنی ہیں کہ انہوں

نے اندھیر نگر کی لگادی ہے اور اس اندھیر نگر کی میں ابھی تک وہ ہائی کورٹ کے باہر وہ کھڑے ہیں۔ وہ اُن بندوں کو جن کی جو بری ہوئے ہیں جو عدالت میں اپنا کیس کا سامنا کر رہے ہیں۔ لیکن وہ اُن کو پکڑ کر جو بلوچستان میں سلسلہ شروع ہوا ہے کہ سیاسی رہنماؤں کو پکڑ کر اُن کو اذیتیں دیں اُن کو جیل خانوں میں ڈالیں اور جو ہے ماورائے عدالتیں جو اقدامات ہو رہی ہیں اُن میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ سے ہماری گزارش ہے التجا ہے جو ہمارے ساتھ ہو اجن افسران نے ہمارے ساتھ کیا جن میں ہمارا استحقاق بنتا ہے اُن کے خلاف کارروائی کی جائے اور یہ عدالتوں کے باہر پولیس کی جو غنڈہ گردی ہے اسکو لگام دیا جائے۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) اس مسئلے پر ہم بھی بعد میں گئے جب ان کا ہمیں پتا چلا کہ ہمارے ایم پی ایز کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے اور ہمارے کچھ دوستوں کو انہوں نے عدالت کے court room میں وہاں باہر کھڑے ہیں۔ میں ایس پی صاحب سے بھی میری بات ہوئی میں نے کہا دیکھیں آپ لوگ جو انسانی آزادی ہے جو شہری آزادی ہے آپ اُن کے ساتھ نہ کھیلیں۔ مجھے اگر جناب والا اس سلسلے میں اجازت دیں میں چار پانچ منٹ میں بولوں گا کہ ہمارے صوبے میں کیا ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب والا یہ ایک حقیقت ہے کہ بلوچستان میں ہر ضلع سے روزانہ ہمارے شہریوں کو بغیر کسی وارنٹ کے بغیر کسی مقدمہ قائم کرنے کے گرفتار کیئے جا رہے ہیں۔ گرفتاری کے بعد پھر اُن پر جو غیر انسانی سلوک اور تشدد کیا جا رہا ہے میں کہتا ہوں کہ اگر اسرائیلی فلسطینیوں کے ساتھ اس طرح کر رہے ہیں ہمارے ساتھ وہی ہو رہا ہے جس کی مثال آج کی ہے کہ ہم لوگ وہاں گئے بحیثیت ایم پی اے میں نواب ریسمانی صاحب پھر ہم نے پولیس کو سمجھا بھی دیا شفیق صاحب جان محمد صاحب اختر لاگو صاحب تو پہلے ہی وہاں پر تھے کہ بھی آپ لوگوں کا ردیہ اچھا نہیں ہے۔ چیف جسٹس صاحب وہاں موجود نہیں تھے ہم لوگ وہاں جو سینئر جج ہے لاشاری صاحب ہم لوگوں نے ان

کی جو غیر قانونی حرکات ہیں وہ بھی ہم لوگوں نے اُنکے نوٹس میں لائے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جناب والا ہماری حکومت کی کچھ کمزوریاں ہیں مجھے معاف کریں یہاں یہ ساری چیزیں ہو رہی ہیں ہوم منسٹر یہاں ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہے نہ ہمارے سی ایم یہ اسپیلی کا میرے خیال میں باقی ایک ہی دن ہے۔ سی ایم یہاں آتا ہی نہیں ہوم منسٹر یہاں آتا ہی نہیں۔ سارے دن ہمارے لوگ گرفتار کیئے جا رہے ہیں حالانکہ قانون ہے قانون کے تحت سر اگر کوئی پارٹی terrorist ہو۔ اُس کو sir antiterrorist Act کے دفعہ 11 کے تحت اُس کو declare کر لیں گے کہ بھیجی یہ کیا ہے antiterrorist ہے۔ اُس کی پھر ایک schedule ہے۔ schedule کے تحت انہیں notification لیں گے کہ فلاں فلاں پارٹی یہ terrorists ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی تک ان لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں ہماری پارٹیوں کو انہوں نے declare نہیں کیا ہے کہ یہ terrorist پارٹی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو وہ terrorist declare کر لیں گے اُس کا تو دفعہ (ee) 11 ہے۔ اُس کے تحت ہم ڈی پارٹمنٹ bound ہے کہ اُس کو 4th schedule کے تحت ایک notification جاری کریں کہ بلوچستان میں فلاں فلاں اشخاص دفعہ (ee) 11 کے تحت یہ terrorist ہیں لہذا انہوں نے قانون terrorist کے مطابق کارروائی کی جائیگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) جناب والا مجھے بولنے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف) یہ سارے جناب والا جو مسائل ہم لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں جو پولیس ہے، پولیس کی نظر میں نمائندوں کی اُنکے خیال میں احترام اور عزت ہے نہ آئین کی عزت و احترام ہے نہ آئین میں دیئے گئے جو حقوق ہیں بنیادی fundamental rights اُن کا احترام ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں بالکل ایک انارکی انہوں نے پھیلا دی ہے۔ اور ان روٹیوں سے سر میں کہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ بلوچستان کے لوگ اپنے گھروں سے اور streets سے نکلیں پولیس کے خلاف ہاتھ پائی پر خدشہ ہے نہ آجائیں۔ اُنکے ان روٹیوں کو ہم لوگ دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہمارے عوام

کے ساتھ۔۔۔ اور یہاں پر جتنے پولیس آفیسر ہیں بد سختی سے وہ تو ہمیں جانتے بھی نہیں ہیں وہ بلوچستان کے نہیں ہیں۔ ہر ایک کو دیکھ لیں کوئی ایس پی ہے کوئی ڈی آئی جی ہے۔ یار مصیبت یہ ہے کہ بلوچستان میں کیا کوئی ایسا آفیسر نہیں ہے کہ وہ ڈی آئی جی بنے۔ کوئی ایسا آفیسر نہیں ہے کہ وہ ایس پی بنے۔ تاکہ ہمارے احترام کر لے۔ اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک باقاعدگی کے ساتھ ہمیں بالکل وہ new colonial کے تحت وہ depress کر رہے ہیں۔ کہ ”سچ اپنی حیثیت کو سمجھ لیں آپ کی یہ سر زمین نہیں آپ کو یہاں حقوق نہیں آپ کی یہاں کوئی حیثیت نہیں“۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ ہماری judiciary میں اگر ہم یہ بات کرتے تھے تو سیاستدان کو کہتا ہے کہ سوموٹو ایکشن ہو۔ judiciary کے سامنے ایک citizen کے ساتھ ایسا روڈیہ کرنا اور judiciary وہاں سوموٹو ایکشن نہ لے۔ کب وہ سوموٹو ایکشن لے گا۔ ایس پی کو گرفتار کرنا چاہیے تھا۔ وہ ایک شہری اور وہ ایک سیاسی worker ہے وہ ایک عوام کیلئے civil society کیلئے وہ سیاست کر رہا ہے۔ اس کی بہتری کے لئے سیاست کر رہا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ judiciary کے اندر وہاں وہ غریب پریشان ہے کہ اگر میں باہر نکلوں مجھے پولیس گرفتار کر لے گا۔ گورنمنٹ سے یہ میری demand پر زور ہماری یہ demand ہے وگرنہ میں اس اسمبلی کے floor سے تمام قوم پرست اور پونم والوں کو کہتا ہوں کہ سیاست کرنا ہے باضمیر انداز سے کریں باہر نکلیں۔ اس پولیس کو ہم اس طرح نہیں چھوڑیں گے۔ اگر ان لوگوں کا یہ روڈیہ رہا تو ہم کہتے ہیں ہم لوگ personal clash میں آ جائیں گے۔ اور ان کی جو یہ روڈیہ ہے بالکل یہ ہمیں یہاں کے شہری نہیں سمجھ رہے ہیں۔ وہ ہمیں بلوچستانی نہیں سمجھ رہے ہیں۔ وہ بالکل ہمیں اپنا غلام ہی سمجھ رہے ہیں۔ اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ سارے جو آفیسر ہیں وہ ہم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ انہوں کی نظر میں ہمارا نہ کوئی عزت ہے نہ احترام ہے۔ ان حالات کے تحت میں آپ کے توسط سے حکومت وقت سے گزارش کرتا ہوں خاص کر ایم ایم اے والوں کے ساتھ کہ پارٹی والے ہیں ان کے بھی ساتھ ہوا ہے۔ ان کے ابھی ایک worker کو انہوں نے مارا ہے اور یہ سارے حالات دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں لیکن یہاں کوئی انہیں لگام دینے کے لئے حکومت نے کبھی نہیں سوچا ہے لہذا ہم اسمبلی کے توسط سے یہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک لڑکا وہاب کوکل پرسوں گرفتار کر کے اسکو زور کو ب کیا ہے میڈیکل

مٹو کلیٹ ہے اسکو بھی قانون نافذ کرنے والوں نے مارا ہے۔ یہ سرجب حالات ہوں تو ہم حیران ہیں کہ ہم کہاں جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ کچول صاحب ایک منٹ۔ وزیر پارلیمانی امور صاحب آپ سے۔۔۔ منسٹر صاحب آپ ہٹھیں میں وزیر پارلیمانی امور سے ایک بات کر لوں آپ پلیز تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر پی ڈی اے)۔ جناب اسپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ دو منٹ کیلئے تشریف رکھیں۔ آپ دو منٹ میں آپ کو دیتا ہوں۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) انہیں بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی آپ پولیس وزیر پی ڈی اے۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر پی ڈی اے) جناب اسپیکر صاحب ہمارے اپوزیشن کے جو ممبران صاحبان

ہیں میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں کہ وہ سارے عوام کے نمائندے ہیں۔ یہاں جو آتے ہیں چاہیے کہ

اسکا جو سوال کرتے ہیں اس کو احترام سے جواب دیا جائے۔ اب جو کچھ ہوا ہے کچول صاحب نے جو

کچھ ہوا ہے کچول صاحب نے جو پیش کیا میں اسکی شدید مذمت کرتا ہوں جو پولیس والوں نے اسطرح

کیا ہے۔۔۔ (ڈیک بچائے گئے)۔ یہ پولیس والے جو ہیں اسطرح کی باتیں کر رہے ہیں اسطرح

کے کام کر رہے ہیں ہمارا تقریباً دو سو ستر آدمی گرفتار ہو چکے ہیں پتائی نہیں لگتا ہے کہ کہاں ہیں یہ لوگ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی۔ شکر یہ۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر پی ڈی اے) خصوصاً ہمارا دوست سردار اعظم صاحب میں ان کا بہت

احترام کرتا ہوں ان کی بات بھی میں مان لیتا ہوں انکی بھی مان لیا جائے اسمبلی میں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔ وزیر پارلیمانی امور۔۔۔ آپ بیٹھیں جی۔ نہیں زیارتوال صاحب

آپ بیٹھیں بڑا serious ہو رہا ہے ناں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ مجھے بولنے دیں۔ وزیر پارلیمانی امور صاحب جو جان بلیدی صاحب اور کچول

صاحب نے جو بات کہی ہے یہاں اسمبلی کا ہر ممبر قابل احترام ہے اور آپ پولیس سے متعلقہ حکام سے خاص کر کے آئی جی یا سی پی او کو سند سے رپورٹ لیں جو ہمارے معزز ممبران نے یہاں بات کہی ہے اس کی ایک تفصیلی رپورٹ 27 تاریخ کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے پیش کی جائے جو قائد حزب اختلاف اور جان بلیدی صاحب نے جو نکات اٹھائے ہیں ان کی ایک تفصیلی رپورٹ اور ہمارے لئے ممبران قابل احترام ہیں اگر کسی نے۔۔۔ رپورٹ آنے کے بعد دیکھا جائے گا اس میں زیادتی ہوئی ہے ممبران کے ساتھ، تو اس وقت کہا جائے گا کہ ان پر action لیں۔ آپ 27 تاریخ کے اجلاس میں اس کو ضرور پیش کر دیں۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اگر اجازت ہو تو تھوڑی سی میں بھی گزارش کروں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اختر حسین لاٹو۔۔۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ ان کا ایک۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) sir قانونی اختیار بھی ہے یہ بھی ہے۔ باقی جیسے آپ نے حکم کیا ہے میں Home Minister کو پابند کروں گا کہ وہ 27 کو آ کے اس چیز پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جو چیزیں معزز ممبران جی آپ بولیں۔۔۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) معزز ممبر صاحبان جو تھے personally Explanation پر آئے ہیں۔ اب unfortunately بات یہ ہے کہ ہوم منسٹر صاحب ادھر نہیں ہیں اور جو واقعہ ہوا بھی ہے۔ تو میرے خیال وہ بالکل قابل مذمت ہے۔ ہم اپنے لیڈر آف دی اپوزیشن سے یہ ضرور عرض کریں گے کیونکہ یہ ایک ایسے معاملہ میں ہوا جہاں پر آپ کا ہائیکورٹ اور لوگوں کو انصاف ملتا ہے۔ اگر وہاں پر ایسی چیز ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی چیز نہیں ہے۔ سیدھی بات ہے اور

وہاں پہ کورٹ میں صرف۔۔۔ میں ان سے اپنی لوگوں کو ایک تو جاتے ہیں نہ جی سپورٹ میں زیادہ تر  
 حاضر یا ہوتی ہیں۔ وہاں پر Law کے لحاظ سے criminal یا اینٹی ٹریسٹ کی ایسی قسم کے بہر حال  
 میں ان کو یہ suggestion دوں گا کہ اگر آپ کے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ آپ privilege  
 motion لائیں اسمبلی ہم اس کو دیکھیں گے اور کوشش یہ کریں گے کہ آپ کی motion کو ہم لوگ  
 sport کریں گے اور اس پر بڑی فصیح بحث کی جائے تاکہ grievances ہے کیونکہ وہ ایسے  
 واقعات باقی میں آپ کے message کو ہوم منسٹر کو ضرور convey کروں گا اور اس کو پابند  
 کروں گا کہ وہ ۲۷ تاریخ کو آ کر ایوان میں ان حضرات کو جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں یہ حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔

میر عبدالرحمان خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) دیکھیں جی ہم ذمہ داری قبول کر رہے  
 ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ ہم بھاگ نہیں رہے ہیں اس سے۔ اگر ایک واقعہ ہوا ہے غلط ہوا ہے۔ ہمیں  
 کوئی اس میں خوشی کی بات تو نہیں ہے کہ ہمارے ایک بھائی کے ساتھ ایسے واقعہ ہو۔ قانونی اختیار بھی  
 ہے۔ باقی جیسے آپ نے حکم کیا ہے۔ میں ہوم منسٹر کو پابند کروں گا کہ وہ ۲۷ کو آ کر اس جو actual  
 facts ہیں کیا ہوا ہے وہ بیان کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اختر لاگو صاحب اپنی تحریک التواہ نمبر۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ تھوڑی سی گزارش۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کو Law enforcement  
 agencies اٹھا کر لے جاتے ہیں اور آج تک ان کا کوئی پتا نہیں تین تین چار چار سال سے مثلاً  
 حافظ سعید، شنگھوئی، اصغر نچاری، بندر محمد شہی بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جن کو ایجنسیز نے ان کو اٹھایا اور آج  
 تک کورٹ کے سامنے ان کو پیش نہیں کیا اچھا ابھی اسلم گرنائزی اور خدا بخش بزنس یعنی ہمیں یہ خدشہ ہے  
 کہ اگر ان کو یہاں سے اٹھایا تو یہ لوگ تم ہو جائیں گے۔ واپس ان کا درک نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اختر لاگو صاحب نہیں ہیں۔

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر اگر میں ان کے behalf میں پیش کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں آپ ان کے behalf میں پیش نہیں کر سکتے۔

شفیق احمد خان۔ بات یہ ہے کہ میرا نام تھا انہوں نے لکھا نہیں میں نے دستخط کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں وہ ریکارڈ پر نہیں آئی ہے۔ اس کو dispose off کی جاتی ہے محرک نہیں

شفیق احمد خان۔ جناب میں پھر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر بتادیں۔

شفیق احمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے جناب والا کہ کل سریاب روڈ پر ہمارے جنگ صاحب ہیں

ان کے گھر پر چھاپہ ڈالا پولیس نے اور اس پر کوئی الزام نہیں تھا۔ انکی اپنی دو ذاتی گاڑیاں ہیں۔ جو رجسٹرڈ

ہیں۔ تو ٹرک اور دو مہمانوں کے ساتھ اس کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ گرفتار کیا یعنی وہاں لاء اینڈ آرڈر کا

مسئلہ پیدا کیا گیا۔ میں نہیں سمجھتا یا تو یہ جام صاحب کی حکومت کو فیل کرنے کیلئے کوئی کارروائی ہو رہی ہے

۔ مرکز کیا چاہتا ہے کس طریقے سے کیونکہ پولیس براہ راست ماتحت ہے مرکز کے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جتنی

بھی کارروائیاں ہو رہی ہیں وہ چادر اور چادر بوار کی بے حرمتی کی لوگوں کے گھر کے اندر بغیر وارنٹ کے

داخل ہوئے ہیں ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ شفیق صاحب آپ اس کے لئے ایک proper طریقے سے تحریک التواء لائیں۔

شفیق احمد خان۔ جناب یہ تو ہم لائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وہ تو اختر لاگو صاحب کا ہے۔ اس میں اگر آپ اپنا نام پہلے شامل کرتے۔ اس طرح

نہیں ہوگا۔ جی پارلیمانی منسٹر۔

میر عبدالرحمان خان جمالی (وزیر قانون پارلیمانی امور) کل ہم دو تین لوگ جا رہے تھے اسی طرف

رنگڑھ فاتحہ کے لئے تو ہم نے دیکھا کہ اختر لاگو صاحب ٹھہرے ہوئے ہیں اور پولیس ہے یہ ہے وہ

ہے۔ تو ایسے سب کا یہ خیال ہوا کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ بہر حال ابھی میں آپ لوگوں کو انفارمیشن دے

دیتا ہوں کہ کل جو بھی آدمی پکڑے گئے تھے ان سب کو رہا کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی رحیم زیا تو مال صاحب

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ شکر یہ جناب اسپیکر میں اسمبلی کے قاعدہ 170 کے تحت وضاحت کرنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر وہ یہ ہے کہ 18 اکتوبر کو خوست میں ایک طالب علم کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس کو تھانے میں بند کر دیا تھا۔ جناب اسپیکر جیسے کہ ہمارے دوست آج یہاں بتا رہے ہیں کہ یہاں قانون اور رول نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ جس بھی بندے کو آپ گرفتار کرتے ہیں اس کے خلاف کورٹ سے باقاعدہ اجازت لیتے ہیں۔ اور اس کے خلاف تحقیقات کے لئے اس کو تھانے میں بٹھایا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر ہوا یہ ہے کہ اس نوجوان طالب علم کو مارا گیا ہے اور اس کا سر ٹینکیٹ بھی ہم ہسپتال سے حاصل کر چکے ہیں۔ جناب ہوا یہ ہے کہ اس عبدالوہاب نامی طالب علم جس کے والد کا نام حاجی شیرجان ہے اس کو گرفتار کیا گیا تھا۔ لیویز جمعدار بابو جان بمع دو لیویز سپاہی تھانہ خوست میں اس پر تشدد کیا گیا۔ اور جناب اسپیکر تشدد کیا اس پر کیا گیا ہے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب زیارتوال صاحب 177 اگر آپ پڑھیں تھوڑا اس میں کیا ذاتی وضاحت آتی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں نے کہا کہ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ذاتی کی میں نے بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں آپ نے قاعدہ 177 کی بات کی آپ اس کو پڑھیں کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں does it for on that no

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں ایک وضاحت اپنے حلقے کے ایک آدمی کا جس پر تشدد ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آپ اس کیلئے properly طریقے سے ایک adjournment motion بھی ہوتی ہے۔ this doesn't for in 177 if you go through the 177 آپ بھی اسمبلی کے رولز سے اچھی طرح واقف ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جب میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ مجھے نوٹس دیں۔ میں آپ کو نوٹس دے رہا ہوں۔ اور یہ بات

explain کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں نہیں 177 کے تحت آپ اپنے کسی ذاتی نکتے کے حوالے سے اس طرح کی بات کر سکتے ہیں۔ جیسے ابھی معزز ممبران کیا ان کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا۔ یہ کسی اور آدمی کے ساتھ پیش آیا ہے۔ آپ سے related نہیں ہے۔ آپ اس کو adjournment motion کی شکل میں لا سکتے ہیں۔ this is not allow جناب رحمت علی بلوچ اپنی قرارداد نمبر 107 پیش کریں۔

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ جناب اسپیکر ایک۔ یہ اہم قرارداد ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں پیش کروں؟  
جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس نے آپ کو allow کیا ہے۔

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ جی۔ اور ابھی میں نے لیڈر آف اپوزیشن سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک اہم قرارداد ہے۔ اس کو آپ پیش کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی ok ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ کو اجازت ہے۔ on behalf of Rehmat  
Ali Baloch

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر۔ آج تو آپ بہت حوصلے کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس کے لئے بھی میں آپ appreciate کرتی ہوں۔ قرارداد نمبر ۱۶۰  
یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ محکمہ تعلیم میں گریڈ 1 تا گریڈ 16 کے تمام ملازمین جو کہ دو ہزار سے تین ہزار کے لگ بھگ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے ہیں۔ اور کنٹریکٹ کی معیاد بھی پوری ہو چکی ہے ان تمام ملازمین کو ریگولر کیا جائے کیونکہ جتنے ملازمین کنٹریکٹ پر تھے۔ تمام آسامیاں باقاعدہ محکمہ خزانہ سے منظور شدہ sanctioned ہیں لہذا مذکورہ ملازمین کے کنٹریکٹ کو فوری طور پر ریگولر (مستقل) کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ قرارداد نمبر ۱۶۰ پیش ہوئی۔ جی اس کے حق میں briefly دلائل دیں۔  
ڈاکٹر شمع اسحاق۔ شکریہ جناب اسپیکر یہ ایک بڑا المیہ ہے بلوچستان کے ساتھ کہ بلوچستان میں جب بھی کوئی پراجیکٹ لگتا ہے یا کوئی اچھا ہونے لگتا ہے اوپر سے آرڈر آجاتے ہیں اور اسے بند کیا جاتا ہے۔ جس طرح آپ نے دیکھا کہ سینڈک پراجیکٹ جو ایک runing project تھا۔ جس میں

تقریباً بلوچستان کے بارہ سو ملازمین تھے لیکن آج وہ فارغ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی کوئی base نہیں ہے کچھ ایسے بھی ہیں۔ جن میں ایک ایس ڈی اوجس کا تعلق نوشکی سے ہے اس نے خودکشی کی کوشش کی تو ہماری یہ کوشش ہے کہ بلوچستان میں بیروزگاری اور غربت ختم ہو لیکن چونکہ بلوچستان میں بیروزگاری اور غربت بڑھتی جا رہی ہے۔ اور ہمارے نوجوان دوسرے غلط راستوں پر جا رہے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان کو ہم ایک ایسے پروجیکٹ میں کھپائیں جس سے ان کی یہ پریشانی دور ہو لیکن ایسا نہیں ہوتا ہے کیونکہ جو بھی کام ہوتا ہے جیسے کہ گوادریں اس کا سب کچھ مرکز ہے۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے جو ملازمین ہیں یہاں پر جو بات ہم نے mention کی ہے کہ محکمہ خزانہ سے منظور شدہ ہے یہ آسامیاں اور یہ کوئی دو ہزار سے تین ہزار تک ملازمین ہیں ایک سے سولہ گریڈ تک تو میں اس ایوان سے اور آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ کیونکہ اس سے پہلے کہ ایک کنٹریکٹ ختم ہوا اور یہ پھر روڈ ز پر آ جائیں جیسے کہ پچھلی دفعہ ہم نے ڈاکٹرز کی ایک قرارداد منظور کی تھی جو کہ کنٹریکٹ پر تھے بارہ سو لیکن آج وہ اپنی جگہ پر ہیں اور یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ تو اس طرح یہ جو ملازمین ہیں ان کے کنٹریکٹ ختم ہونے سے پہلے ان کو ریگولر کیا جائے شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر پارلیمانی امور۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جی میں آپ سے یہ گزارش کروں کہ اس کا جواب تو ایجوکیشن منسٹر صاحب ہی دے سکتے ہیں وہ آج میرے خیال میں نہیں ہیں اگر اس کو آپ تو بڑے کام کی قرارداد دی منظور کرالیں یا اس کو آگے کر لیں تاکہ وہ جو متعلقہ منسٹر ہے۔ وہ اس کا اس میں ضرور بات کوئی ٹیکنیکل چیزیں ہوں گی یہ جو دو سے تین ہزار ملازمین جیسا محترمہ نے فرمایا ہے کوئی ضرور بات ہوگی کنٹریکٹ پیسر پر ہونگے اگر اس محکمے کا خود وزیر جواب دیدیں تو وہ بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ لیکن وہ نہیں ہے اور یہ چونکہ پیش ہو چکی ہے اب آگے اس کا ہونا تھوڑا قواعد کے مطابق۔۔۔ جی ہیلتھ منسٹر۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر صاحب جیسے جمالی صاحب نے فرمایا میرے خیال میں یہ ہے کہ اس کا جوڈیشیل بیگ گراؤنڈ ہے اس کا ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ تفصیل کیا ہے کیا نہیں ہے اس کو اس

کنٹریکٹ کو مستقل کر رہا ہے یا نہیں کرنا ملازمین کو یہ جیسے جمالی صاحب نے فرمایا منسٹر ایجوکیشن کو اس کا اچھی طرح پتا ہے اس کو 27 تاریخ تک ڈیفیر کریں اس میں پھر اس کا پتا چلے گا۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جی اس میں یہ ہے جی ابھی کوئی انفارمیشن قانون کے مطابق کنٹریکٹ پر پھرتی ہونے والے کسی بھی ملازم کو ریگولر نہیں کیا جاسکتا البتہ اس بارے میں منسٹر ایجوکیشن بہتر طریقے سے جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ لیکن 27 تاریخ کو نہیں ہے سرکاری کارروائی ہوگی اس دن نہیں ہو سکتی ہے۔ جی شبیر بادینی صاحب۔

شبیر احمد بادینی۔ جناب اسپیکر صاحب بلوچستان میں بے روزگاری کا بڑا مسئلہ ہے میں تو کہتا ہوں کہ اس کو 27 تاریخ کی بجائے آج ہی اس اسمبلی سے پوچھا جائے اس کو متفقہ طور پر منظور کیا جائے بے روزگاری کا مسئلہ ویسے بھی ہے ان کو مستقل کیا جائے۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر صاحب آپ 27 تاریخ کے جویشن ہے اس کیلئے ڈیفیر کریں اگر یہ نہیں کر سکتے ہیں تو پھر یہ تین ہزار ملازمین کو ہم کس طرح مستقل کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ تو میں وہی آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ 27 تاریخ کو سرکاری کارروائی ہے اس دن نہیں آسکتی چونکہ یہ ٹیمبل ہو چکی ہے اور پھر Fresh نوٹس دینا پڑیگا تو اس پر آپ وزیر پارلیمانی امور shall I puted on vote

امروز جان فرانسس۔ جناب اسپیکر اگر اس اجلاس میں نہیں ہو سکتا ہے تو اسے next session کیلئے رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں اس کے لئے پھر Fresh notice آئیگا۔  
میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) جناب اسپیکر صاحب آج اس کو منظور کرنے کو لوگ کہہ رہے ہیں کوئی اس میں سینکڑوں مسئلہ ایسا آجائے کل آپ قرارداد منظور کرالیں گے ٹھیک ہے جی اس کے بعد اس پر آپ عمل نہیں کرا سکیں گے تو وہ اور بھی مصیبت ہوگی تو اس کو 27۔ let the

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ وہ 27 تاریخ کو نہیں ہو سکتی ہے۔ official کارروائی کا دن ہے۔

میر عبدالرحمن خان جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) نہیں دوسری تو یہ بات ہے کہ اور بجٹل اس کا محرک بھی نہیں ہے یا تو اس کو آگے بڑھا دیا اگلے اجلاس کیلئے رکھ لیں۔

جناب ڈیٹی اسپیکر۔ قرارداد نمبر 160 اگلے اجلاس کے لئے ڈیفری کی جاتی ہے۔

اس سے پہلے کہ میں رحیم زیا رتوال صاحب کو اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے کہوں مولانا واسع صاحب نے جو چیزیں اٹھائی ہیں اسمبلی کے حوالے سے ملازمین کے ہم اس کی پوری کوشش کریں گے کہ آئندہ اسمبلی کی طرف سے اگر کوتاہی ہوئی ہے تو آئندہ نہ ہو اور ملازمین کے بارے میں جو الفاظ نازیبا کہے گئے ہیں وہ حذف کئے جاتے ہیں۔

جی جناب عبدالرحیم زیا رتوال، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، عبدالعجید خان اچکزئی اور سپوزٹ می صاحبہ میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 164 پیش کریں۔ جی سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب قرارداد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ یہ صوبہ جہاں وسعت میں ملک کے دیگر صوبہ جات سے وسیع ہے وہاں قدرتی حسن کی حامل جنت نظیر وادیاں اور دل بھانے والے دلکش نظاروں کے قابل ذکر سیاحتی مقامات بالخصوص زیارت و ملی جو تیر دیلی ضلع زیارت، ہرٹائی و ملی و ام ٹنگی غزمی، زممری شور زرغون، غر، ضلع سبی، ضلع موسیٰ خیل، ضلع ہارکھان کوہ سلیمان، شین غر اور سلیمہ ضلع ژوب، ہند و ملی ہند جیل کرحہ ضلع کوئٹہ اور ہر بونی ضلع قلات اسی طرح ساحل سمندر حجب، گوادریہ، جیونی، اور ماٹھیر گڑھ کی قدیم تہذیب جیسے علاقوں کی سیر و سیاحت کیلئے نہ کوئی باقاعدہ پلان ہے نہ ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں تشہیر کی جاتی ہے جس سے سیاحت (ٹورزم) کی فعالیت سے اس غریب صوبہ کو سالانہ اربوں روپے کی آمدنی یقینی امر ہے سے چونکہ پاکستان 1649 میں بین الاقوامی آف ٹورزم تنظیم کارکن بنا ہے لہذا بین الاقوامی تنظیم سیاحت کے تعاون سے صوبہ کی آمدنی بڑھانے کے پیش تعاون سے صوبہ کی آمدنی بڑھانے کے پیش نظر سیاحت کے فروغ میں مذکورہ علاقوں میں سیاحت کو ممکن بنانے اور پرنٹ / الیکٹرانک میڈیا میں باقاعدہ تشہیر کے فوری اقدامات اٹھائے

جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ قرارداد نمبر 164 پیش ہوئی جی محرمین میں سے کوئی بولے۔ زیارتوال صاحب آپ بولیں گے۔

جو اس تحریک کی منظوری کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ قرارداد نمبر 164 منظور ہوئی۔  
(قرارداد منظور کی گئی)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی عبدالرحیم صاحب اپنی قرارداد نمبر 165 پیش کریں۔  
عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔  
قرارداد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ (وفاقی حکومت) صوبہ میں 12.00 ملین ایکڑ مجموعی سیلابی پانی کو محکمہ اریگیٹیشن کے تجویز کردہ 391 چھوٹے بڑے ڈیموں میں ذخیرہ کرنے اور اس سے صوبہ کی تقریباً 14 لاکھ ایکڑ سے زائد نجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کیلئے تقریباً 139.122805 روپوں کی ایک خطیر رقم صوبائی حکومت کو فراہم کرے تاکہ صوبہ کی زرعی پیداوار بڑھانے بے روزگاری کے ممکن حد تک خاتمے اور مہنگائی پوتا بوجھ کے ساتھ ساتھ ملک کی مجموعی پیداوار اور خود کفالتی اقدامات کی حوصلہ افزائی میں یہ صوبہ معاون و مددگار ثابت ہونے کا متحمل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ قرارداد نمبر 165 پیش ہوئی جی رحیم زیارتوال صاحب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

● (قرارداد منظور کی گئی)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب رحمت علی بلوچ صاحب اپنی قرارداد نمبر 166 پیش کریں۔

میر جان محمد بلیدی صاحب۔ جناب اسپیکر صاحب میں رحمت کے behalf پر قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قرارداد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔ کہ تقسیم پانی معاہدہ 1991 کے تحت صوبہ کی زمینوں کو سیر آب کرنے کا واحد ذریعہ 500 کلومیٹر لمبائی پر مشتمل کچھ کینال کا

300 کلومیٹر صوبہ پنجاب سے گزر کر آتا ہے اگرچہ 1991 تقسیم پانی معاہدہ کے تحت بھی بلوچستان کو اسکے پانی کا مقرر کوڈ بھی نہ ملے اور کبھی کینال کی افتتاحی تقریب کے دوران جنرل پرویز مشرف کے اس اعلان کے باوجود کہ کبھی کینال سے صرف بلوچستان کی زمینوں کو سیر آب کیا جائیگا ایسی صورتحال میں صوبہ پنجاب کے مطالبے پر پنجاب کی زمینوں کو اسی کینال سے سیر آب کرنے اور (Surface Pumping) کی اجازت دینا وفاقی حکومت کا فیصلہ صوبہ بلوچستان اور عوام کے ساتھ سراسر زیادتی اور ناانصافی کے مترادف ہے جس سے بلوچستان کے زمینداروں میں قشوریش کی لہر دوڑ پوزنا ایک قطری عمل ہے۔ لہذا تقسیم معاہدہ پانی کے تحت صوبہ کے کوڈ پر عملدرآمد یقینی بنانے کے پیش نظر کبھی کینال کو تو نہسہ بیراج کے بجائے کوٹ مٹھن بیراج سے پانی مہیا کرنے کے ساتھ کبھی کینال سے دوسرے صوبوں کو پانی دینے پر پابندی لگائی جائے۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) آپ دیکھ لیں اس میں رول کیا ہے نہیں تو سوال تو آپ allow کر دیتے ہیں جہاں پر تحریک التواء اور یہ ہے NO behalf میرے لحاظ سے نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر OK. minister parliamentary affairs is oppose this and according to rules the mover is to be present not allowed and disposed off. جناب چنگول ٹلی ایڈووکیٹ، عبدالرحیم زیارتوال، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، جان محمد بلیدی اور عبدالجید خان اچکزئی صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 167 پیش کرے۔

میر جان محمد بلیدی۔ قرارداد یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔ کہ ملک میں غیر منطقی تشکیل کردہ ایڈوائزر کی کمیٹی کی جانب سے تیل کی قیمتوں میں آئے روز بلا جواز اضافہ سے ملک میں جہاں مہنگائی اپنی عروج پر پہنچ چکی ہے وہاں ملک میں افراط زر کے رجحان نے ملکی معیشت متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اب جبکہ بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمت 70 ڈالر سے کم ہو کر 50 تا 55 ڈالر ہوئی ہے لیکن ایڈوائزر کی کمیٹی کی ناقص اور منفی پالیسی کی وجہ سے ملک میں تیل کی قیمتوں میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ لہذا بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں کمی کے تناسب سے ملک میں بھی تیل کی قیمتوں میں

فوری کمی کی جائے تاکہ مہنگائی میں روز بروز اضافہ کے رجحان پر ممکن حد تک قابو پانے کے ساتھ  
ایڈوائزری کمیٹی کی مناسبتی کا خاتمہ بھی ہو سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ مشترکہ قرارداد نمبر 167 پیش ہوئی، جی مخرکین میں سے کوئی۔۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد  
کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)۔

The gouse is now urgent to meet again on sunday the 27november

2005at 10AM

اور اسمبلی کی کارروائی دو بجکر چار منٹ پر ختم ہوئی اور اجلاس کی کارروائی 27 نومبر 2005 صبح دس بجے  
تک کے لئے ملتوی کی گئی۔